مکتوب از صالحہ ایمان

WWW.NOVELSCLUBB.COM

مکتوب از صالحہ ایمان

WWW.NOVELSCLUBB.COM

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

مکتوب از
صالحہ ایمان

سنہری تتلی

سبز ہریالے جنگل میں وہ ایک سنہری رنگ کی تتلی کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔ سورج کی کرنیں جھنڈ نما درختوں سے ہوتی ہوئیں جنگل میں بھاگتی اس لڑکی پر پڑ رہی تھیں۔زمین پر پڑے سوکھے پتوں کی سرسراہٹ صاف سنائی دے رہی تھی۔ وہ بھاگتے ہوئے کہیں دور نکل آئی تھی۔پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا۔اس کی پشت پر سیاہ رنگ کے بال جھول رہے تھے۔سارا جنگل سائیں سائیں کر رہا تھا۔آس پاس

www.novelsclubb.com

چھوٹے چھوٹے پرندوں کی آوازیں چہک رہی تھیں۔ سورج بھی پوری آب وتاب سے چمک رہا تھا۔

"رکو" لڑکی ساتھ ہی ساتھ بول بھی رہی تھی۔ لیکن تتلی اپنی دھن میں اڑتی چلی جارہی تھی۔ کافی دور تک بھاگ کر وہ تھک گئی اور قدم وہیں زنجیر کر لئے۔ بھاگ بھاگ کر اسکا سانس پھول گیا تھا سو جھک کر گہری سانس خارج کی۔ اور پھر سیدھی ہو گی۔ تتلی کا اب کوئی نام و نشان نہیں تھا۔ لڑکی روہانسی ہو گئی۔ سیدھی ہونے پر اسکا چہرا نمایاں ہوا۔ خوبصورت صاف شفاف چہرہ ، چھوٹی چھوٹی خوبصورت آنکھیں جو خفگی پر یا مسکرانے پر مزید چھوٹی ہو جاتیں۔ اس وقت بھاگ بھاگ کر تنفس خراب ہو چکا تھا۔ ماتھے پر شکنیں در آئیں۔ گال پھول گئے۔ وہ تتلی اس کے ہاتھوں سے نکل گئی تھی لہٰذا افسوس کرنے کا فائدہ نہیں تھا۔

جب وہ تتلی کے سحر سے باہر آئی تو یک دم اسے اپنی اس جنگل میں موجودگی کا احساس ہوا۔ سنسان جنگل، دور سے چہچہاتے پرندوں کی آوازیں، پتوں کی سر سراہٹ، غرض وہ سب کچھ جو اس سنہری تتلی کے پیچھے بھاگتے بھاگتے بھول چکا تھا اب ذہن کے پردوں پر ابھر لیا تھا۔وہ لڑکی ہراساں ہو گی۔

"یہ میں کہاں آگئی "۔"یا اللہ "مارے خوف کے اس نے اپنا دایاں ہاتھ دل پر رکھ لیا۔

"کوئی ہے یہاں ؟ میں راستہ بھٹک گئی ہوں "آگے پیچھے گھوم کر دیکھتی وہ آواز بھی دے رہی تھی کہ شاید کوئی ذی روح وہاں موجود ہو۔اور اسے بچالے۔

راستہ بھی ایسا تھا کے نہ آگے جانے کی سمجھ آ رہی تھی نہ پیچھے مڑنے کی۔ اسی مدہوشی میں وہ ادھر اُدھر قدم بڑھا رہی تھی جب ایک جگہ آ کر وہ رک گئی۔ کہیں دور سے اسے پانی کے بہنے کی آواز آ رہی تھی۔ مسلسل بہتے پانی کی۔

اس نے آؤ دیکھا نہ تاؤ بس اس سمت چل پڑی۔ پانی کی آواز اور قریب آتی محسوس ہو رہی تھی۔ چند قدم چل کر وہ ایک جگہ رک گئی جہاں سے اس بہتے پانی کی آواز بہت اچھے سے سنائی دے رہی تھی

"آبشار۔"

www.novelsclubb.com

جنگل کے اس کونے میں ایک آبشار بہہ رہا تھا جس سے پانی کا شور بلند ہو رہا تھا۔ وہ ایک ٹرانس سے نکل کر دوسرے ٹرانس میں چلی گئی۔ آبشار کو دیکھ کر اس کے لب ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔ آنکھوں میں بہتا ہوا پانی صاف دکھائی دے رہا تھا۔

"یہ قدرت کا کوئی اور ہی نظارہ تھا جو وہ دیکھ رہی تھی۔" اگر کبھی سنا تھا کے قدرت میں کشش ہوتی ہے تو غلط نہیں تھا۔ قدرت میں واقعی بہت کشش ہوتی ہے جو ہر ذی روح کا دھیان اپنی طرف کھینچنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔

www.novelsclubb.com

اس نے اپنی آنکھیں بند کیں اور اس لمحے کو اور اس بہتے آبشار کو محسوس کرنے کی سعی کی۔ دل کو ایک دم اطمینان سا ہو گیا تھا۔ وہ ایک دفعہ پھر بھول چکی تھی کہ وہ ایک بھول بھلایا میں کھو گئی ہے۔

بلاشبہ وہ ایک مکمل، جنّت کا ٹکڑا، لگ رہا تھا۔ اللّٰہ نے کتنی خوبصورتی سے اپنی کائنات کو سجایا ہے، کوئی دیکھے تو جانے۔ اللّٰہ نے انسان کو پیدا کیا۔ اس کو زندگی کی تمام آسائشیں دیں۔ اس کو ہر طرح کی نعمت سے نوازا۔ اور پھر بھی انسان اتنا ناشکرا ہے کہ اس کا شکر ادا نہیں کرتا۔

چھوٹی آنکھوں والی نے گہرا سانس لیا اور آنکھیں کھول لیں۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ

"اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔"

لڑکی نے مدھم آواز میں "سورہ الرحمن" کی آیت پڑھی۔دل پورا کا پورا اسرو ریت میں ڈوب چکا تھا۔

"سورہ الرحمٰن میں اللہ نے اپنی نعمتوں کا شمار کیا ہے۔اپنی کائنات کی خوبصورتی بیان کی ہے۔مجھے ہمیشہ سے ہی سورہ الرحمن بہت فیسی نیٹ کرتی تھی۔اور میں سوچتی تھی کیا واقعی کائنات اتنی خوبصورت ہے۔اگر ہے تو ہم نے دیکھی کیوں نہیں۔اور آج۔۔۔آج یہ جگہ دیکھ کر مجھے یقین آگیا ہے کہ واقعی۔۔۔اللہ کی کائنات بہت خوبصورت ہے۔"

وہ بہتے آبشار کو دیکھتے ہوئے خود کلامی کہ عالم میں محوِ گفتگو تھی۔ کنکھیوں سے اسے کچھ اچھنبا ہوا۔اس نے اپنی نظروں کا رخ اس طرف کیا۔ جہاں ایک عارضی پل بنا ہوا تھا۔ جس پر ایک جیپ کھڑی تھی۔ جیپ کے دوسری طرف ایک شخص کھڑا تھا ۔دراز قد نوجوان جس کی اس کی طرف پشت تھی۔اچانک اس کی نظر اس کے ہاتھ کی طرف گئی اور آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"یہ تو وہی تتلی ہے"

"سنہری تتلی"

www.novelsclubb.com

کوسٹر نے اچانک بریک لگائی تو علیزے ہڑبڑا کر اٹھ گئی۔

ان کی منزل آگئی تھی۔اور اس کا خوبصورت خواب، خوبصورت

فین ٹسی ہوا میں تحلیل ہو چکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حقیقی دنیا

صبح کی تازہ ہوا کوسٹر کی کھلی کھڑکیوں سے ہوتے ہوئے اندر بیٹھے مسافروں کو راحت بخش رہی تھی۔ سورج ابھی نہیں نکلا تھا۔ صبح کے ساڑھے آٹھ بج رہے تھے ۔ موسم، ہلکا سا سرد اور خوشگوار تھا۔ ایسے میں وہ کوسٹر ایک چیک پوائنٹ پر رک گئی تھی۔ ڈرائیور کے اچانک بریک لگانے سے وہ چند مسافر جو خوابِ غفلت کی نیند سو رہے تھے جاگ گئے۔ انہی میں سے ایک "علیزے" بھی تھی۔ اس نے ہوش سنبھالتے ہی ارد گرد کا جائزہ لیا۔

"ہم کہاں ہیں؟" اپنی ساتھ والی نشست پر بیٹھے فون میں مصروف بھائی سے دریافت کیا جس نے اس کے استفسار پر بھی نظریں موبائل سے نہ ہٹائیں اور اسی طرح مصروف انداز میں جواب دیا۔

"حقیقی دنیا میں۔۔" علیزے نے اپنی چھوٹی آنکھیں مزید چھوٹی کر کے اسے گھورا اور پھر سے سوال کیا۔

"اُف! مطلب ہم کہاں تک پہنچے؟ کیا بھوربن پہنچ گئے ہیں۔" اس سوال پر اس نے موبائل فون سے نظریں ہٹائیں۔ علیزے کا جڑوا بھائی جو کہ اس سے صرف ایک منٹ چھوٹا تھا اسے دیکھا۔

"پاکستان کے جغرافیائی اسٹیٹس کے مطابق ہم اس وقت اسلام آباد سے قریباً 4 کلو میٹر دور ہیں اور ہمیں سفر کرتے ہوئے قریباً ڈھائی گھنٹے ہو چکے ہیں۔ درمیان میں ناشتہ پانی کی وجہ سے بھی وقت لگ گیا تھا اور اب بھوربن کے سب سے مہنگے اور نایاب ہوٹل "پی سی" کی حدود میں داخل ہو چکے ہیں۔اس چیک پوائنٹ کے بعد ہم ہوٹل کے داخلی دروازے پر موجود ہونگے۔"

اس نے ایک ہی سانس میں پورا نقشہ کھول کر رکھ دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا تم صرف اتنا نہیں بتا سکتے تھے کہ ہم بھوربن پہنچ چکے ہیں۔" علیزے نے کمر پیچھے سیٹ پر ٹکائی لیکن نظروں کا رخ اسی کی طرف تھا۔

"لیکن کیا تمھیں اس طرح زیادہ اچھے طریقے سے کلیر نہیں ہو گیا؟" وہ ابھی تک اسی مسکراہٹ کے ساتھ کہہ رہا تھا۔

"زیادہ اوور سمارٹ بننے کی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے پتا ہے کتنا وقت لگتا ہے یہاں پہنچنے میں۔"

اب اس نے نظریں باہر کی طرف کرلیں جہاں سے بلند و بالا پہاڑی سلسلے نظر آ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

چیک پوائنٹ پر تعینات آفیسرز کوسٹر کو چیک کرنے میں مصروف تھے۔ کوسٹر میں ہلکی ہلکی سرگوشیوں کی آوازیں گونج رہی تھیں۔

"پتہ ہو گا۔ لیکن تم اپنی دنیا میں اتنی مگن تھی کہ مجھے لگا شاید تم بھول گئی ہو گی۔ اس لئے بتا دیا۔ ویسے آج کونسے ملک کا سفر کیا؟"

آخری جملہ بولتے ہوئے اس نے چہرہ واپس سے موبائل کی طرف کر لیا۔ اس کی اس بات پر علیزے کو یک دم اپنا خواب یاد آیا۔ اور چہرہ چہک اٹھا۔ وہ فوراً سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

"معظم۔۔۔ کس ملک کا نہیں، یہ پوچھو کس دنیا کا سفر کیا؟" وہ خوشی سے اسے بتا رہی تھی۔ اس نے گہری سانس خارج کی اور پھر بولا۔

"نوولز کم پڑھا کرو علیزے۔ پتہ نہیں کون کون سی دنیاؤں میں گھومتی رہتی ہو۔"

اس نے برا سا منہ بنا کر کہا۔

"ایک تو تم میری خوشی سے بہت جیلس ہوتے ہو۔ سنو تو،" اس کے ہاتھ کو جھنجھوڑ کر کہا "وہ کوئی اور ہی دنیا تھی معظم، جنّت کا ٹکڑا تھا۔ وہ ایک عجیب پُراسرار سا جنگل تھا، سنسان تھا اور پتا نہیں کس کس طرح کے پرندوں کی آوازیں آرہی تھیں" وہ واپس اسی ٹرانس میں چلی گئی تھی۔ دنیا سے بے پروا، بے نیاز۔ "اور وہاں ایک سنہری تتلی تھی، چمکتی ہوئی تتلی۔ میں اس کے پیچھے بھاگ رہی تھی۔ بہت پیچھا کیا اس کا لیکن۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

"لیکن اس کی رفتار تم سے زیادہ تھی اور وہ تمہارے ہاتھ میں نہیں آسکی اور بھاگ گئی۔اور تم خالی ہاتھ رہ گئی"چچ چچ...."

بات ابھی اس کے منہ میں ہی تھی کے آدھی معظم نے پوری کردی۔علیزے کا چہرہ بجھ گیا۔لیکن پھر پر سکون سے انداز میں بولی۔

""ہاں تو کیا ہوا۔۔جو چیز آپکے مقدر میں ہی نہیں ہے وہ آپکے پاس آکر بھی چلی جاتی ہے۔اس کا کیا افسوس کرنا۔"

""ہوں گڈ فاریو"۔اسے لگا تھا کہ خواب ختم ہو گیا ہے سو وہ واپس فون کی طرف متوجہ ہو گیا۔لیکن جلد ہی اسکا اندازہ غلط ثابت ہوا۔

"وہ آبشار!"علیزے پھر سے کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں گویا ہوئی۔

""کہاں؟ یہاں تو کوئی آبشار نہیں ہے۔"حیرت انگیز نظروں سے اس نے کھڑکی کی جانب دیکھا جہاں صرف سبز سبز پہاڑ تھے۔

"وہ بہتا آبشار، اس کی لہروں کا گرتا مسلسل شور۔۔۔۔"لیکن وہ نہیں سن رہی تھی۔آنکھیں بند کر کے اس نے اس لمحے کو ذہن کے پردوں پر لہرایا۔معظم محض گہری آہ بھر کر رہ گیا۔اس کا کچھ نہیں ہو سکتا تھا یہ تو طے تھا۔نہ جانے کب وہ دن آئے گا اور وہ ان ناولوں اور خیالوں کی دنیا سے باہر نکلے گی۔معظم کو بس اسی دن کا انتظار تھا۔

"اور وہ پُل۔۔۔۔۔۔پُل۔۔۔اس نے فوراً آنکھیں کھول لیں۔" معظم وہاں کوئی تھا جس کے پاس وہ تتلی اڑ کے چلی گئی تھی۔ یاں میں یہ کہوں کہ ہر دفعہ کی طرح اس دفعہ بھی کوئی چیز مجھے کسی کے پاس لے گئی تھی۔۔اس نے تکان بھرے انداز میں سانس خارج کی (میرے سارے خواب ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں لیکن ایک ہی انسان مشترک ہوتا ہے۔ کون ہے وہ؟)

""تم اپنے چھوٹے دماغ پر اتنا زور مت دو۔ ورنہ پھٹ جائیگا۔" ہلکا سا ہنسا۔" ویسے بھی خواب ہوتے ہیں۔ حقیقت سے انکا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔"

www.novelsclubb.com

کوسٹر پی سی ہوٹل کے داخلی دروازے پر پہنچ چکی تھی۔اور پارکنگ ایریا میں جارہی تھی۔انکی منزل آچکی تھی۔ موسم ہنوز ٹھنڈا تھا۔

"کس نے کہا خوابوں کا حقیقی دنیا سے کوئی تعلق نہیں ہوتا؟ خوابوں کی بھی مختلف قسمیں ہوتی ہیں۔ لیکن تمھیں سمجھانے کا فائدہ نہیں ہے۔"

"سمجھنا بھی کون چاہ رہا ہے۔" معظم نے اس کی بات کو لقمہ دیا۔ علیزے بڑبڑا کر رہ گئی۔

پارکنگ ایریا میں کوسٹر رکی تو باری باری کر کے سب لوگ اترنا شروع ہو گئے اور اپنا سامان نکالنے لگے۔۔ سب سٹوڈنٹس اپنا اپنا luggage لئے ہوٹل کی سمت بڑھ رہے تھے۔ معظم انجینئرنگ کا سٹوڈنٹ تھا اور ان کے badge کا ٹرپ جانا تھا تو انہوں نے ہل اسٹیشن کا چناؤ کیا تھا۔ سب کو اپنی فیملیز میں سے کسی ایک فرد کو ساتھ لے جانے کی اجازت تھی سو معظم نے علیزے کو ساتھ لے جانے کا فیصلہ

کیا۔ خیر جانا تو وہ اکیلا چاہتا تھا لیکن یہ علیزے کی ہی ضد تھی کہ وہ ساتھ جائے گی ورنہ وہ بھی نہیں جائے گا ۔ کیونکہ اسے اپنے خوابوں کی دنیا کا ایک adventure کرنا تھا۔اور اسے پورا یقین تھا کہ یہ ٹرپ اسکی زندگی میں کچھ نہ کچھ تبدیلی ضرور لائے گا۔اندازہ تھا یا چھٹی حس، وہ اس پر یقین کر بیٹھی۔

اب وہ سب آگے پیچھے ہوٹل کی جانب بڑھ رہے تھے۔ان میں سب سے آخر پر علیزے تھی۔

پارکنگ ایریا کے سامنے ایک جنگل تھا اور جس پوسچر میں وہ کھڑی تھی، اس کی پشت جنگل کی جانب تھی۔اچانک ایک سرد ہوا کا جھونکا اس کی طرف آیا۔اس کے لمبے بال ہوا میں لہرائے۔اس نے فوراً مڑ کر پیچھے دیکھا۔وہاں کوئی نہ تھا۔لیکن

چہرے پر ایک معدوم سی مسکراہٹ تھی۔وہ جو اسے اندازہ لگ رہا تھا کہ کچھ ضرور ہو گا۔اس پر یقین پختہ ہو رہا تھا۔

"کل صبح اس جنگل کا بھی دورہ کرلیں گے۔ابھی تو ناشتہ کرنا ہے اور بہت سارا آرام "

وہ خود سے کہتی آگے بڑھ گئی۔پیچھے جنگل سائیں سائیں کرتا اسے خاموشی سے جاتے دیکھتا رہا۔زندگی اس کے ساتھ کونسا کھیل کھلنے جا رہی تھی اسے اندازہ بھی نہیں تھا ۔اور یہ ٹرپ اس کی زندگی کے ایک نئے سفر کا محض آغاز تھا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

دلکشی

وسیع و عریض خطے پر مبنی پی سی ہوٹل بھوربن اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ چمک رہا تھا۔ سفید رنگ کا یہ ہوٹل اس سرد سے موسم میں برف کے مجسمے کی مانند کھڑا تھا۔ ہر فلور کے ہر کمرے کی بالکونی میں پودے رکھے گئے تھے جو ذہن کو تازگی بخشتے تھے۔ ہوٹل کی داہنی جانب ایک بڑا سا سوئمنگ پول بنا تھا۔ جہاں جگہ جگہ اسٹنگ ارینجمنٹس بھی تھیں۔

ہوٹل کی بالکونی میں سے "کشمیر کی وادی" اور برف سے ڈھکے پہاڑوں کا موسمِ سرما میں ایک دلکش اور دل فریب نظارہ نظر آتا ہے۔ الغرض یہ ایک شاندار ریزورٹ (سیر گاہ) کی حیثیت رکھتا ہے۔

صرف یہی نہیں، یہ شاندار ہوٹل کئی اور حصّوں پر بھی مشتمل ہے۔اس کے پچھلی جانب پارکنگ ایریا موجود ہے۔ سوئمنگ پول کے قریب ہی جم خانہ بھی ہے۔ بچوں کے لئے ایک الگ سے پلے لینڈ بنایا گیا ہے۔رسٹورنٹ بھی الگ سے بنایا گیا ہے۔غرض یہ زمین پر جنّت کا نمونہ پیش کرتا ایک کامیاب سیر گاہ ہے۔

وہ لوگ پارکنگ ایریا سے ہوتے ہوئے ہوٹل کے داخلی دروازے پر پہنچ گئے۔ ہوٹل کے مینجر نے پرنسپل اور باقی اساتذہ کا استقبال کیا۔ باہر enterance پر ایک سیاہ اور گولڈ کی فارمیٹ میں پی سی ہوٹل لکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

اب سب لوگ مینجر کے ہمراہ لوبی سے گزرتے ہوئے اندر کی جانب رواں دواں تھے۔

مین ریسپشن پر سب نے اپنا اپنا چیک ان کیا۔ جتنا شاندار یہ ہوٹل باہر سے تھا اس سے دس گناہ زیادہ خوبصورت اندر سے تھا۔ ceiling کے ڈیزائن میں لائٹس لگائی گئی تھیں۔ اور دائیں بائیں راہداریاں تھیں۔ سیاح یہاں وہاں چلتے نظر آرہے تھے۔

چیک ان کرنے کے بعد سب کو ان کے کمرے دکھائے گئے۔ فرسٹ فلور پر ان کے لئے کمرے بک کیے گئے تھے۔ سیڑھیوں سے اوپر آؤ تو میں پوری راہداری میں سرخ رنگ کا کارپٹ بچھا تھا۔ وہ سرخ کارپٹ پر چلتے ہوئے لوبی میں آئے جس کی دونوں اطراف میں کمرے تھے۔ روشنیاں مدھم سی جلی تھیں۔

سب کے کمرے اس ایک لوبی میں تھے۔الغرض پرنسپل اور اساتذہ کو خاص کمروں میں ٹھہرایا گیا تھا۔علیزے اور معظم اپنے کمروں میں گئے۔۔علیزے کارڈ کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی تو معظم نے اس کے ہاتھ سے کارڈ پکڑ کر دروازے کے لاک میں ڈالا اور دروازہ کھل گیا۔دونوں نے اپنا اپنا سامان رکھا۔ معظم فرش ہونے چلا گیا اور علیزے باہر بالکونی دیکھنے چلی گئی ۔ چھوٹی سی بالکونی میں ایک میز اور دو کرسیاں تھیں۔بالکونی سے باہر کا منظر بلکل صاف نظر آرہا تھا۔

وہ اس وقت سطح سمندر سے 2000 میٹر کی بلندی پر واقع ہوٹل کے کمروں میں سے ایک کمرے میں تھی۔وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اطراف کا جائزہ لے رہی تھی۔اتنے دنوں بعد وہ ایک آزاد ہوا میں سانس لے رہی تھی۔

"تم باہر چل رہی ہو میرے ساتھ ناشتہ کرنے یا سونا ہے؟"

وہ بالوں میں تولیا پھیرتا اپنے بیڈ تک آیا۔ علیزے نے مڑ کر ایک بار اس کو دیکھا پھر چہرہ واپس موڑ لیا۔

"میں نے کبھی کھانے کو نہ بولا ہے کیا؟ تم چلو میں آتی ہوں۔"

وہ شانے اچکا کے باہر چلا گیا۔ علیزے یونہی کھڑی باہر دیکھتی رہی۔ اس کی نظر سامنے والے جنگل پر تھی جو اسے پُر سرار لگ رہا تھا اس کا اگلا ہدف وہاں جانا تھا۔ وہ معظم یا کسی اور کو ساتھ لے کر نہیں جانا چاہتی تھی اسی لئے اس نے کل علی الصباح وہاں جانے کا پلین بنایا۔

www.novelsclubb.com

اپنی منصوبہ بندی کے بعد وہ بھی ناشتہ کرنے باہر چلی گئی۔ بالکونی کا دروازہ اس نے کھلا چھوڑ دیا۔ سائیں سائیں کرتا جنگل اسے جاتا خاموشی سے دیکھ رہا تھا۔

معظم کے کمرے سے جانے کے بعد علیزے بھی چلی گئی۔ نیچے ڈائنگ ہال میں سب لوگ جمع ہو رہے تھے۔ اساتذہ کرام ہوٹل کا دورہ کر رہے تھے اور پرنسپل صاحب ہوٹل مینجر سے اس ہوٹل کی معلومات لینے میں مصروف تھے۔

ریسٹورنٹ بھی ڈایئنگ ہال کے ساتھ ہی بنا تھا۔ ہر میز کے گرد چار کرسیاں لگی تھیں۔ دوسرے سیاح بھی ناشتہ کرنے میں مصروف تھے۔ سارے میں اشتہا انگیز ناشتے کی خوشبو رچی بسی تھی۔ معظم اپنے دوستوں کے گروپ میں جا کر بیٹھ گیا۔ علیزے کسی کو جانتی نہیں تھی سو وہ دوسری لڑکیوں کے ساتھ بیٹھ گئی۔

سب لوگ کھانا کھانے میں مصروف تھے جب علیزے نے کسی چیز کا لمس اپنے پاؤں پر محسوس کیا۔اس نے ٹیبل کے نیچے دیکھا تو ایک سفید رنگ کی بلی اس کے پاؤں کے ساتھ خود کو سہلا رہی تھی۔علیزے کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔ علیزے نے جھک کر اسے اٹھایا۔قریب لانے پر اس نے اس کی آنکھوں کو دیکھا جو دونوں مختلف رنگوں کی تھیں۔ایک کا رنگ اوشن بلیو تھا اور دوسری کا گولڈن براؤن۔

رب کا ایک اور شاہکار(اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔)

وہ نہایت نرمی سے اسے سہلاتی رہی۔اس کی کرسی فرنٹ ویو کے سامنے ہی تھی اسی لئے دھوپ کا راستہ آسان تھا۔ باقی تینوں اپنے کھانے میں مصروف تھیں۔ علیزے نے چکن کا ایک ٹکڑا لیا اور اس کے قریب کیا۔ چکن کی خوشبو سونگ کر

اس نے بدک کر چھلانگ لگا دی اور قریب کے پلر (pillar) کے ساتھ رکھے بڑے سے گلدان کے قریب چلی گئی اور اپنے پاؤں کو چاٹنا شروع کر دیا۔ علیزے بھی اٹھ کر اس کے قریب چلی گئی۔

"اوہ! کیا ہوا؟ پیاری بلی بھاگ کیوں گئی؟" وہ اس کے قریب جا کر گھٹنے کے بل بیٹھ گئی۔ لیکن اس پر کچھ اثر نہ ہوا۔ اسی وقت علیزے نے کسی کے قدم بلی کی طرف بڑھتے محسوس کیے۔ وہ بھاری قدم اسی کی طرف آرہے تھے۔ اور پھر رک گئے۔ علیزے نے کنکھیوں سے دیکھ سکتی تھی کے وہ شخص وہی رک گیا تھا۔ وہ جھکا اور بلی کو اٹھا لیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ گوشت نہیں کھاتی۔" ایک مردانہ آواز اس کی سماعتوں میں گونجی۔ علیزے نے اب کی بار اپنا چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔ خوش باش سا نوجوان ہلکی سی مسکراہٹ لئے اس بلی کے بالوں پر ہاتھ پھیر رہا تھا۔

"اس کو الرجی ہو گی۔ آئی سی" وہ کہہ کر پلٹنے ہی لگی تھی جب وہ پکار اٹھا۔

"نہیں یہ صرف خوبصورت لوگوں کے ہاتھ سے کھاتی ہے۔"" علیزے نے رک کر اسکا چہرہ دیکھا۔ بات کو سمجھنے میں چند سیکنڈ لگے تھے تب تک وہ سنبھل چکی تھی

www.novelsclubb.com

"ہوں تو اسکا مطلب یہ ہے کہ یہ آپ کے ہاتھ سے کبھی بھی کچھ بھی نہیں کھاتی ہو گی۔ دونوں ہاتھوں کو سینے پر لپیٹ کے اس نے جواب دیا۔ دھوپ کی وجہ سے

آنکھیں چندھیا گئی تھیں۔اس کی بات پر وہ نوجوان ہنس پڑا۔اس کا انداز شرارتی اور تپا دینے والا تھا۔

"آپ ان ڈائریکٹ(indirect)میری بے عزتی کر رہی ہیں"۔

"آپ کو محسوس ہوئی ؟"

"جانے دیں۔"اس نے نفی میں سر ہلا یا۔

"گوڈ فور یو"

یہ کہہ کر وہ مڑ گئی۔لیکن وہ پھر بول پڑا۔

www.novelsclubb.com

"یہ بھی اپکی طرح انجان لوگوں سے جلدی دوستی نہیں کرتی۔"

اس بار وہ رکی اور چند لمحے ٹھہر کر اسے دیکھا۔کچھ تھا اس انجان شخص کے انداز میں جو الگ تھا۔

"اور یہ بات آپ اتنے وثوق سے کیسے کہہ سکتے ہیں؟"

اس نے شان سے کندھے اچکائے اور بولا

"کیونکہ یہ میری بلی ہے اور میں اسے جانتا ہوں۔"

وہ کہہ کر پلٹ گیا۔وہ جو اپنے متعلق سوال کر رہی تھی وہ اس بات کا جواب بلی کے متعلق دے کر چلا گیا۔

"ایڈیٹ" وہ ہونہہ کر کے پلٹ گئی۔

ایک کھٹے میٹھے سفر کی شروعات ہو چکی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بغیر شکریہ والی چائے

سارے پر سورج کی تپش کا زور چڑھ گیا تھا۔موسم میں ہلکی ہلکی ٹھنڈک تھی۔ایسے میں علیزے نیچے گارڈن میں بیٹھی موسم کا مزہ لے رہی تھی معظم ہاتھوں میں لیپ

ٹاپ لیے کام کرنے میں مصروف تھا۔آس پاس چند ایک طالب علم فوٹو گرافی کرنے میں مگن تھے۔

"ان لوگوں کو خوبصورتی کی بالکل قدر نہیں ہے۔"

علیزے نے انھیں مسلسل مناظر کی تصویریں لیتے ہوئے دیکھ کر افسوس سے کہا۔

"یار وہ کونسا روز روز یہاں آتے ہیں۔ایسی جگھوں پر تو قسمت سے ہی انسان آتا ہے اور ویسے بھی یادر ہتی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"تو یادیں بنانے کا مطلب یہ تو نہیں ہے کہ آپ تصویریں بناتے جاؤ اور گلیری میں بھرتے جاؤ، جنہیں دوبارہ دیکھنے کی زحمت تک نہیں کرتے۔ایک دو تو ٹھیک ہے لیکن یہ کیا۔ایک جگہ کی تصویر کو ہر اینگل سے کلک کرو۔ °90 سے اچھی نہیں آئی تو °45 کے اینگل سے کلک کر لی۔"

"یہ تو ٹرینڈ بن گیا ہے ہماری جنریشن کا۔ایک جگہ کی تصویر کو ہر اینگل سے لے کر دو دو سال تک انسٹا پر اپلوڈ کرنے کا کہ دیکھو دو سال پہلے پچھلی گرمیاں ہم یہاں گئے تھے،،، فلاں فلاں۔"

اس بات پر وہ دونوں ہنس پڑے۔۔۔

www.novelsclubb.com

"لیکن انھوں نے خوبصورتی کو خراب کر دیا ہے۔اتنی دور یہ سب صرف تصویریں لینے آئے تھے یا لطف اٹھانے ۔اور جسے یہ لوگ یادیں بنانا کہتے ہیں اسے میں قدرت کی خلاف ورزی کرنا کہتی ہوں۔دیکھنا جب میں وکیل بنوں گی تو سب سے پہلے اس طرح تصویریں لینے پر بین لگاؤں گی۔"

وہ پورے عزم سے بتا رہی تھی۔

"اچھا تو وکیل صاحبہ آپ کے خیال میں یادیں بنانا اور کسے کہتے ہیں؟"

اسی اثناء میں ایک بیرا چائے اور کچھ بسکٹس لے آیا وہ اب ان کے سامنے رکھ رہا تھا ۔علیزے نے چائے کا کپ اٹھایا اور بات جاری رکھی۔

"یادیں فون میں نہیں رکھی جاتیں یادیں دل میں رکھی جاتی ہیں دل میں محفوظ کی جاتی ہیں۔یہ تو آج کی جنریشن نے اپنا آرٹیفشل کلچر بنالیا ہے کہ جہاں بھی جاؤ بس تصویریں لو اور فون میں سیو کر لو۔وہ دور کہیں خلا میں دیکھ رہی تھی۔یادوں کو اور بالخصوص خوبصورتی کو قید نہیں کیا جا سکتا۔ہم لوگ کیا کرتے ہیں تصویریں لیتے جاتے ہیں اور اس لوگ اس وقت کا مزہ نہیں لیتے اس لمحے کو محسوس نہیں کرتے اور نہ ہی اس خوبصورتی کو اپنے اندر اتارتے ہیں۔بس شو آف کرنے کے لیے رکھ لیتے ہیں۔"

وہ چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھرتی بات کر رہی تھی۔اس کی کرسی کا رخ پھولوں کی کیاریوں کی طرف تھا جہاں سے معظم کا نیم رخ نظر آرہا تھا لیکن وہ صرف پھولوں کو دیکھنے میں مصروف تھی وہ پھر سے اس ٹرانس میں چلی گئی تھی۔اسے بالکل

احساس نہ ہوا کہ کب معظم وہاں سے اٹھا اور کب وہ آکر بیٹھ گیا۔اس طرح بولتی رہی۔

"اگر آپ کو سچ میں یادیں بنانی ہیں تو سب سے پہلے اپنے فون کو خود سے دور رکھیں ۔اور جتنا ہو سکے اس لمحے کا مزہ لیں۔ہاں ایک دو تصویر تک تو ٹھیک ہے لیکن دس بارہ ایک ساتھ ہی۔۔۔اس نے جھر جھری لی اف۔۔۔

"اپنے آس پاس ہر چیز کو فیل (feel) کرو۔پرندوں کی آوازوں کو سنو جو نظر نہیں آتا اس کو دیکھو، اس کو سنو، جنگل کی خاموشی کو سنو، وہ آپ سے کیا کہنا چاہ رہا ہے اس کو سنو اور اپنے آس پاس سب کو بھلا دو۔"

وہ خاموشی سے بیٹھا اسے دیکھ رہا تھا۔اس کی بات مکمل ہونے پر بولا۔

"لگتا ہے آپ نیچر کے بہت قریب ہیں اور اس کی شان میں گستاخی ہرگز قبول نہیں کرتیں۔"

"مجھ سے زیادہ نیچر کو کون جان سکتا ہے۔"

بس اسی لمحے علیزے کو احساس ہوا کہ اس سے بات کرنے والا معظم نہیں ہے بلکہ کوئی اور ہے۔اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں اور اس طرف دیکھا۔وہاں واقعی کوئی اور بیٹھا تھا جو مسکرا کر اسے بڑی فرصت سے دیکھ رہا تھا۔اور وہ شخص۔۔۔وہ اسے جانتی تھی۔۔۔

www.novelsclubb.com

آپ؟....(یہ تو وہی بلی والا لڑکا ہے۔یہ یہاں کیسے)۔۔۔۔۔

اس نے کپ ٹیبل پر رکھا اور کھڑی ہو گئی۔

"آپ اکیلی بیٹھی خود سے باتیں کر رہی تھیں تو میں نے سوچا کمپنی دے دوں۔"

اس نے کرسی سے ٹیک لگالی۔ چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔

"میں.... میں یہاں اکیلی نہیں تھی۔۔ میرا بھائی بیٹھا ہوا تھا۔"

ساتھ ہی اس نے متلاشی نظروں سے معظم کو ڈھونڈنا چاہا۔

"ہوں بیٹھ جائیں۔ میں آپ کو کاٹوں گا نہیں۔"۔ وہ اس بات پر ہلکا سا ہنسا۔ علیزے نے گھورتی نظروں سے اُسے دیکھا اور بیٹھ گئی۔ اُس کی جگہ تھی وہ کیوں جاتی۔

"By the way I am impressed"

"بہت اچھے سے آپ نے نیچر کو ڈیفائن کیا ہے۔"۔ساتھ ہی اس نے بسکٹس کی پلیٹ اس کی طرف کی اس نے چپ چاپ ایک بسکٹ اٹھالیا۔

"اگر آپ کو لگتا ہے کہ میں آپ کا شکریہ ادا کروں گی تو ایسا بالکل نہیں ہے۔۔"

"ارے نہیں! آپ شکریہ کی بجائے مجھے ایک کپ چائے آفر کردیں مجھے قبول ہو گی۔

www.novelsclubb.com

"ویسے تو آپ بن بلائے مہمان ہیں لیکن خیر.... کتنی چمچ چینی لیں گے؟علیزے نے ایک نظر اسے گھورا اور پھر نا چاہتے ہوئے بھی اسے چائے کا پوچھ لیا۔

"اتنی کہ آپ کے لہجے کی کڑواہٹ ختم ہو جائے۔" وہ ابھی تک مسکرا کر اسے دیکھ رہا تھا ایسے جیسے اس کے پاس کرنے کے لئے کوئی کام نا ہو۔

(زہر نہ ملا دوں) وہ منہ میں بڑبڑائی۔

"پلیز زہر مت ملائے گا۔ مجھے زہر سے الرجی ہے۔" وہ ٹھوڑی تلے ہاتھ رکھے بیٹھا تھا اور پُر سکون انداز میں بیٹھا اسے دیکھ کے مسکرا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

علیزے کا چائے میں چمچ ہلاتا ہاتھ رک گیا۔چہرے کی رنگت اُڑ گئی۔لوگ چہرہ پڑھنا جانتے ہیں یہ تو سنا تھا لیکن کوئی دل کی بات بھی پڑھ سکتا ہے۔۔االلہ االلہ اُس نے بمشکل تھوک نگلا۔

"آپ ڈریں مت میں کوئی نجومی نہیں ہو اور نہ ہی دلوں کو پڑھ سکتا ہوں بس میری لوگوں کو پرکھنے کی حس بہت تیز ہے۔"

"مجھے کیوں آپ سے ڈر لگے گا۔پتہ نہیں آپ کس بارے میں بات کر رہے ہیں اور ویسے بھی لوگوں کے بارے میں اتنا ججمینٹل نہیں ہونا چاہیئے۔ہر دفعہ جو آپ سوچیں وہ صحیح ہو۔ایسا نہیں ہوتا۔وہ ایک ہی سانس میں سب کچھ بول گئی۔(یہ جاتا کیوں نہیں ہے؟؟اف علیزے چپ وہ یہ بھی سن لے گا۔۔۔خاموش)

"بلکل لیکن ابھی جو میں نے کہا وہ بلکل سچ تھا۔ میرے منہ پر نہ صحیح اپنے دل میں اعتراف کر لیں کیوں کہ انسان کو خود سے جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے... چائے۔۔

آخر میں اس نے چائے کی طرف اشارہ کیا تو علیزے نے حواس سنبھالتے ہوئے چائے کا کپ اس کی طرف بڑھا دیا۔

کچھ لمحے خاموشی میں گزرے علیزے نے چہرہ پھر سے پھولوں کی جانب موڑ لیا۔ وہ انجان شخص چائے کے گھونٹ بھرتا اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر زمانوں کی طمانیت تھی۔ خوش شکل نوجوان، پر کشش آنکھیں۔ اس وقت وہ بلیو

جینز اور سیاہ شرٹ میں ملبوس تھا۔نا جانے کیوں علیزے کو اس کے بات کرنے کا انداز بہت شناسا سا لگا۔

"یہ جتنے بھی لوگ یہاں سیر و سیاحت کے لیے آئے ہیں ان میں سے آدھے سے زیادہ لوگ اپنے ماحول سے تنگ ہو کر یہاں آئے ہیں۔ایک ہی روٹین سے بیزار ہو کے۔کچھ وقت کھلی فضا میں گزارنا چاہتے ہیں۔۔۔کچھ صرف سیر کرنے آئے ہیں ۔آپ خود کو دیکھ لیں آپ بھی اپنی ڈیلی روٹین سے تنگ ہو کر یہاں آئی ہیں (علیزے نے دل میں اعتراف کیا) یہ لوگ تصویریں لیتے ہیں صرف اس لیے نہیں کہ دوسروں کو دکھا سکیں بلکہ اس لیے بھی تاکہ جب وہ اپنے ماحول سے تنگ ہو جائیں تو پھر سے اسے یاد کر کہ تروتازہ ہو جائیں۔کیونکہ یادیں (آخری گھونٹ پی کر چائے کا کپ ٹیبل پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا) انسان کی زندگی کا بہت اہم حصہ ہیں جو

مرنے کے بعد بھی ختم نہیں ہوتیں یہیں اسی دنیا میں (اطراف میں نظر ڈالتے ہوئے کہا) رہ جاتی ہیں۔لوگ چلے جاتے ہیں لیکن یادیں چھوڑ جاتے ہیں۔

چائے کے لیے شکریہ۔

اس کی فلاسفی کا جواب دیتے ہوئے وہ انجان شخص مڑ گیا۔اور جس خاموشی سے وہ آیا تھا اس خاموشی سے وہ چلا بھی گیا۔

کتنی ہی دیر وہ اس جانب دیکھتی رہی جہاں سے وہ شخص گیا تھا۔

کسی نے اس کے سامنے چٹکی بجائی تو وہ ہوش میں آئی۔سامنے معظم کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم کہاں گئے تھے؟"

"واش روم۔"اس نے ٹیبل پر پڑے دو خالی کپوں کو دیکھا۔

"واہ آج علیزے سکندر نے دو کپ چائے کے پی لیے۔اسٹرینج۔۔"

"کیوں کیا صرف تم دو کپ چائے پی سکتے ہو؟میں نہیں..؟"

وہ کچھ دیر وہاں بیٹھی رہی۔اس انجان شخص کے ساتھ ہونے والی گفتگو کے بارے میں سوچتی رہی۔

www.novelsclubb.com

ہر کہانی کے دو پہلو ہوتے ہیں اُس نے صرف اپنی طرف والا اخذ کیا تھا اور دوسری طرف والا وہ انجان شخص اسے سمجھا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

محبت کی نظم

رات کے وقت پی سی ہوٹل روشنیوں کی وجہ سے بہت پُرکشش بن گیا تھا۔ روشنیوں سے مزید ہوٹل کے بالکل وسط میں ایک سپورٹس گراؤنڈ واقع تھا جہاں لکڑیاں جلا کر سب اس کے گرد بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں بون فائر(bon fire) کا انتظام کیا گیا تھا۔ معظم کی یونیورسٹی کے افراد کے علاوہ بھی جو آنا چاہتا، وہ آسکتا تھا۔ آہستہ آہستہ ہجوم بڑھتا جا رہا تھا۔

اسی ہجوم میں ایک طرف آگ کے قریب علیزے سبز لباس میں ملبوس بیٹھی تھی ۔معظم اپنے گروپ کے ساتھ بیٹھا تھا۔سب خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ انھوں نے ایک گیم کھیلنی تھی، جس میں دو افراد کی ایک ٹیم بنائی جانی تھی اور ہر ٹیم سے ایک دو سوال پوچھے جانے تھے۔ سب نے اپنی اپنی ٹیم بنالی تھی اب علیزے کی ٹیم چننے کی باری تھی۔

"مِس علیزے آپ رہ گئیں۔آپ کے ساتھ کس کو ایڈ کریں؟"

علیزے آس پاس بچے کچے لوگوں کو دیکھ رہی تھی۔ابھی وہ کہنے ہی والی تھی کہ کوئی اس کے ساتھ آکر بیٹھ گیا اور علیزے کے بولنے سے پہلے ہی بول اٹھا۔

"ان کے ساتھ میں ہوں"۔علیزے نے اچھنبے سے اس شخص کو دیکھ۔(اُف یہ پھر آگیا)اس نے مسکرا کر علیزے کو دیکھ اور ہاتھ لہرایا۔

"اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔میں اپنی ٹیم خود سیلیکٹ کر لوں گی۔"

"ان لوگوں میں سے سیلیکٹ کریں گی، چچ چچ،،، کتنی خراب سیلیکشن ہے آپ کی ۔ان چھوٹے چھوٹے بچوں کو کیا پتہ گیم کیسے کھیلتے ہیں۔یہ آپ کو ہروا دیں گے ۔میری مانیں اور پھر دیکھیں۔اس وقت مجھ سے بہتر ٹیم میٹ نہیں مل سکتا آپ کو ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"زبردستی ہے کوئی؟"علیزے نے اسی انداز سے اسے کہا۔

"اب آپ اسے زبردستی سمجھیں یا جو بھی، آپ کو کچھ وقت کے لئے مجھے برداشت کرنا پڑے گا اور اِن ریٹرن میں آپ کو برداشت کرلوں گا۔"

"Thanks me later"

پھر وہ شخص سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ علیزے غصے سے اسے دیکھتی رہی۔ اس وقت اسے برداشت کرنے کے علاوہ اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"سنو۔۔"

علیزے نے بہت ضبط سے اسے دیکھا۔

"مجھے ہارنا نہیں پسند۔ مجھے ہر وامت دینا۔" ساتھ ہی اس نے ایک آنکھ دبائی۔ اس کا انداز بہت شرارتی اور بہت شناسا، سا تھا۔ لیکن اسے دور دور تک یاد نہیں آرہا تھا کہ وہ اس شخص کو پہلے کہیں دیکھ چکی تھی یا شاید یہ اس کا وہم تھا۔ خیر صرف دو دن کی تو بات ہے پھر وہ اس بلا سے پیچھا چھڑوا لے گی۔ اپنا ٹرپ اس ایڈیٹ آدمی کی وجہ سے کیوں خراب کرے۔ ہوں۔ پھر وہ کھلے دل سے مسکرادی۔

"ویری گڈ۔ ایسے ہی ہنستی مسکراتی رہا کریں۔ اچھی لگتی ہیں۔"

"ایک منٹ۔۔ میں ہنسوں یا رؤوں آپ کو اس سے کیا پرابلم ہے؟؟ جب سے آئی ہوں میرے پیچھے ہی پڑ گئے ہیں۔ اگر میں کچھ بول نہیں رہی اس کا مطلب ہر گز یہ نہیں ہے کہ میں سب کچھ چپ چاپ برداشت کر لوں گی۔ علیزے سکندر

ہوں، کسی سے ڈرتی نہیں ہوں۔اگر بانیہ کی پرورش کالحاظ نہ ہوتا تو کب کا آپ کو سیدھا کر چکی ہوتی۔اب خاموشی سے بیٹھ جائیں اور کھیلیں۔اور اس کے بعد (اس کی طرف انگلی بلند کرتے ہوئے کہا) میرے آس پاس بھی مت نظر آئے گا۔"

کسی شیرنی کی طرح وہ اس پر برس پڑی۔اس لڑکے کے چہرے پر ایک ساتھ کئی سائے گزرے جن میں سب سے نمایاں حیرت اور خوشی کے تھے۔

وہ ہلکا سا کچھ بُڑبُڑایا۔آواز اتنی ہلکی تھی کہ علیزے کو سنائی نہ دی۔

پھر کھیل شروع کیا گیا۔ہر ٹیم سے ایک دو سوالات پوچھے جانے لگے۔جس ٹیم میں یکجہتی سب سے زیادہ ہوتی اس نے جیت جانا تھا۔۔

علیزے کو اپنے جیتنے کا بالکل بھی یقین نہیں تھا جبکہ کہ اس انجان شخص کو پورا یقین تھا۔

اب علیزے اور اس لڑکے کی باری تھی۔ سب انھی کی طرف متوجہ تھے۔

"آپ کا سوال ہے۔۔۔۔" سوال پوچھنے والا سوال تلاش کر رہا تھا اور علیزے ہی دل میں سوچ رہی تھی کہ کہیں وہ جغرافیہ کا سوال ہی نہ پوچھ لے اسے تو اس کی الف، ب تک نہیں آتی تھی۔ اس کے بر عکس وہ نوجوان بالکل پر سکون تھا۔ اس کا سکون علیزہ کو کاٹ کھانے کو دوڑ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"محبت کیا ہے؟ کسی سے اظہارِ محبت کیسے کیا جا سکتا ہے؟"

وہ جو کچھ سیکنڈز پہلے تک پر اعتماد تھا اب کی بار اسکی مسکراہٹ پھیکی پڑی۔ سارا اعتماد ہوا ہو کے اُڑ گیا۔جب کہ علیزے کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر آئی۔ محبت کے بارے میں تو وہ افسانے بھی لکھ سکتی تھی۔ناولوں کی دنیا میں رہنے والی لڑکی تھی اس کے لیے اس سے زیادہ آسان سوال ہو ہی نہیں سکتا تھا۔علیزے نے اپنے ساتھ بیٹھے نوجوان کا چہرہ دیکھا جو تقریبا بجھ سا گیا تھا۔

"بہت باتیں کرتے پھرتے تھے نا۔۔۔اب دو جواب۔۔۔رہنے دو تم سے نہیں ہو گا۔آخر محبت کے بارے میں تم کیا جانو۔میں خود ہی جواب دے دیتی ہوں۔

"Thanks me later"

www.novelsclubb.com

اس کو اسی کے انداز میں جواب دیا۔وہ بالکل خاموش رہا۔پھر علیزے نے کہنا شروع کیا۔

"میں اس سوال کا جواب ایک نظم سے دینا چاہوں گی۔"

سب اس کی طرف متوجہ تھے۔

کسی کمزور لمحے میں !!

اگر میں کہہ پڑوں تم کو،

www.novelsclubb.com

علیزے نے اپنی نظروں کا رخ سامنے آگ کی طرف کر لیا۔

"مجھے تم سے محبت ہے۔"

یہ مصرہ بولنے والا وہ انجان شخص تھا۔

علیزے کو لگا وہ جلتی لکڑیاں کسی نے اس کے اوپر پھینک دی ہیں۔

اب کی بار چُپ رہنے کی باری علیزے کی تھی۔اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اسے یہ نظم آتی ہو گی۔

علیزے نے چہرہ موڑ کے اسے دیکھا جو ہاتھ میں لکڑی پکڑے بیٹھا تھا۔وہ اس کے دائیں طرف بیٹھا تھا۔اسی لیے وہ اس کا نیم رُخ دیکھ سکتی تھی۔ وہ اس کا چہرہ پڑھنا چاھتی تھی۔ لیکن پڑھنے سے قاصر تھی۔

تو ہنس کر ٹال دینا بات میری اور بتانا کہ

وہ اس کے بولنے کا منتظر تھا لیکن جب وہ نہ بولی تو اگلا مصرہ اس انجان شخص نے علیزے کی طرف دیکھ کر کہا۔اور دونوں آبرو آچکائے جس سے وہ ہوش میں آئی۔

اس نی ایک گہری سانس لی اور بولی

محبت جن سے ہوتی ہے، انھیں آگاہ نہیں کرتے

پھر دونوں ایک ایک مصرع پڑھتے گئے۔اس تعلق سے انجان جو ان دونوں کے درمیان ایک نئے ننھے بیج کی طرح پنپ رہا تھا اور پودا بننے کی تیاری کر رہا تھا۔اب

علیزے ہاتھ میں لکڑی پکڑے اپنی نروس نیس کو کم کرنے کی کوشش کر رہی تھی جب کہ وہ لڑکا اطمینان سے سامنے جلتی لکڑیوں کو دیکھ رہا تھا۔۔

پھر دونوں نے باری باری ایک ایک مصرح پڑھا۔

کہ آگاہی محبت میں، گویا موت ہوتی ہے

محبت نام ہے خاموش جزبے کا،

سھنے کا، تڑپنے کا، سلگنے کا،

www.novelsclubb.com

اگر بتلاؤ گے محبوب کو چاہت کے بارے میں

وہ تم کو چھوڑ جائے گا، وہ تم کو خاص سے یکدم ہی بالکل عام کر دے گا

سوائے ہمدم! لگاؤ دل کو تم سو بار، لیکن دھیان میں رکھنا

تمہارے دل میں جو ٹھہرے،

www.novelsclubb.com

آخری چار مصرعے دونوں نے ساتھ مل کے پڑھے۔

اسے یہ مت بتانا، وہ تمہارے دل کا باسی ہے

اسے یہ مت بتانا کہ ،بغیر اس کے اداسی ہے

اسے بالکل نہ جتلانا کہ تم کو اسکی چاہت ہے

اسے بالکل نہ بتلانا!!

تمہیں اس سے محبت ہے۔

www.novelsclubb.com

ان کی یکجہتی نے سارے میں سکوت طاری کر دیا۔سب دم سادھے بیٹھے تھے۔ نظم کے اختتام پر کچھ لمحوں کے لیے خاموشی رہی۔اور پھر۔۔۔۔۔۔سارا ہجوم تالیوں سے گونج اٹھا۔تالیاں بجانے والوں میں معظم بھی شامل تھا(چلو شکر ہے ناولز پڑھنے کا کچھ تو فائدہ ہوا)اور اس نظم کے ختم ہونے کے ساتھ ہی اس بات میں کوئی شک نہیں رہ گیا تھا کہ وہی دونوں اس کھیل کے ونرز تھے۔

"میں نے کہا تھا نا کہ ہم ہی جیتیں گے۔"

علیزے اس سے زیادہ اسے برداشت نہیں کر سکتی تھی لہٰذا وہاں سے اٹھ گئی۔وہ بھی اس کے پیچھے پیچھے چل پڑا۔

"ایک منٹ، بات سنیں۔"

"اب کیا مسئلہ ہے؟" وہ بہت اکتائی ہوئی تھی۔

"شکریہ مجھے جتوانے کے لئے۔" اس کے چہرے پر وہی ازلی مسکراہٹ تھی۔ اور یہ مسکراہٹ علیزے کو تپانے کے لیے کافی تھی۔

"You're welcome" وہ اس سے بات کرنے کے موڈ میں بالکل نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"ایک اور بات "۔اور وہ اس سے بات کرنے کے بہانے ڈھونڈ رہا تھا۔اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی ایک لڑکی ان کے قریب آئی اور پوچھنے لگی۔

""آپ دونوں کپل ہیں؟؟مجھے آپ کا کپل بہت پسند آیا۔۔کتنے پیارے انداز میں آپ دونوں نے محبت کے بارے میں بتایا۔سو سوئٹ۔"

علیزہ کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئیں۔وہ شخص جس سے وہ جان چھڑوا رہی تھی، اس کے ساتھ اسے ملا دیا تھا۔اللہ اللہ۔۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ہم۔۔۔

"ہم دوست ہیں۔۔۔بہت شکریہ۔"وہ"اوہ سوری" کہہ کر چلی گئی۔

"جھوٹ کیوں بولا؟؟"

"اگر جھوٹ نہ بولتا تو یہ لوگ غلط سمجھتے،ضروری تھا۔"

علیزے نے اس کی بات کا دل ہی دل میں اعتراف کیا لیکن کچھ بولنا اس کی توہین ہوتی لہذا خاموش رہی۔اور آگے چل پڑی۔وہ بھی اس کے پیچھے لپکا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے اگر آپ چاہیں تو اس جھوٹ کو سچ میں بدلا جا سکتا ہے۔۔"علیزے ایڑیوں کے بل واپس گھومی۔

"Excuse me "

"میرا مطلب ہے ہم دوست بن سکتے ہیں۔دوستی کریں گی مجھ سے۔۔"وہ دو قدم پیچھے ہٹا۔

"میں انجان لوگوں سے دوستی نہیں کرتی۔"وہ پھر سے چل پڑی۔

"دیکھ لیں میں نے آپ کے بارے میں صحیح کہا تھا آپ انجان لوگوں سے دوستی نہیں کرتی۔"

"تو"علیزے نے دونوں بازی سینے پر لپیٹ لیے۔

"تو یہ کہ اب تو ہم انجان نہیں رہے..."

"میں آپ کو نہیں جانتی اور نہ ہی میں آپ سے دوستی کرنے میں انٹرسٹڈ ہوں۔۔"

"یا شاید آپ دوستوں کا اعتبار نہیں کرتیں۔"علیزے کے چلتے قدم رُک گئے۔

وہ دونوں لوگوں کے ہجوم سے دور، ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے۔

"نہ آپ انجان لوگوں سے دوستی کرتی ہیں، نہ ان سے صحیح سے بات کرتی ہیں۔ اس کا صرف ایک ہی مطلب ہے،، یا تو آپ کو کسی دوست نے دھوکا دیا ہے یا آپ کا اعتبار توڑا ہے۔ صرف یہی دو صورتیں ہیں کسے سے دوستی نہ کرنے کی۔"

علیزہ کے اندر غصے کا اُبال اُٹھ گیا۔ آنکھوں کے اندر سُرخی در آئی۔ اندر کچھ بہت زور سے ٹوٹا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا کسی نے بہت زور سے دل پر وار کیا ہو۔

"لیکن آپ کو بھی سمجھنا چاہیے کہ ہر انجان ایک جیسا نہیں۔۔۔

www.novelsclubb.com

"ENOUGH"

اس سے پہلے کہ وہ بات مکمل کرتا علیزے پھٹ پڑی۔ وہ اپنی پوری قوت سے چلائی۔

""آپ جانتے کیا ہیں میرے بارے میں؟؟ ہاں۔کیوں میرا پیچھا کر رہے ہیں ۔نہیں کرنی مجھے کسی سے دوستی اور آپ کیوں میری ذاتیات پر سوال کر رہے ہیں؟ آپ ہوتے کون ہیں میرے بارے میں سوال کرنے والے؟ اتنی دیر سے میں برداشت کر رہی تھی لیکن اب آپ اپنی لمٹ کراس کر رہے ہیں۔"

آنکھیں آنسوؤں سے بھر گئیں۔دل کی دھڑکن بے ترتیب ہوئی۔ لیکن آج اسے بولنا تھا۔اور کب تک وہ یہ درد دل میں چھپاتی۔

"سوری میں آپ کو ہرٹ نہیں کرنا۔۔۔

"ہرٹ۔۔۔آپ کسی کی ذاتی زندگی کے بارے میں سوال اٹھائیں اور اسے ہرٹ بھی نہ ہو۔میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا کہ کسی کے بارے میں اتنا ججمینٹل نہیں ہونا چاہیے۔آپ کسی دوسرے کی جگہ نہیں کھڑے کہ اس کے دل کا حال بتا سکیں۔

میں آخری دفعہ وارن کر رہی ہوں دوبارہ میرے آس پاس بھی مت بھٹکنا ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔"

www.novelsclubb.com

بے ترتیب دھڑکن کے ساتھ وہ وہاں سے نکل گئی۔اور وہ وہیں کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہا۔

علیزے پول سائیڈ چلی آئی اور پانی میں پاؤں ڈال دیے۔آنسو ہنوز گر رہے تھے۔وہ خود کلامی کے انداز میں گویا ہوئی۔

"اگر کوئی مجھے چھوڑ کر چلا گیا ہے تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔میں کتنا بھی بھلانا چاہوں اس واقعے کو لیکن وہ رات میرا پیچھا نہیں چھوڑتی اللہ تعالی۔۔کیا میں نے کہا تھا وہ میری زندگی میں آئے؟؟کیا میں نے کہا تھا کہ وہ مجھے چھوڑے؟میرے پاس تو اس کے علاوہ کوئی دوست بھی نہیں تھا اللہ تعالی۔پھر وہ کیوں۔۔۔۔اور اب جب میں اسے بھلانا چاہتی ہوں تو کوئی نہ کوئی کیوں اس بات کا احساس دلا دیتا ہے ۔۔۔۔"

اس کے دل پر بری طرح چوٹ لگی تھی۔کچھ وقت وہ اکیلے میں گزارنا چاہتی تھی۔

اس رات کی سیاہی نے اس کے غم کو اپنے اندر سمو لیا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

خوابوں کی دنیا

بھور بن میں ایک نئی صبح کا آغاز ہو گیا تھا۔علیزے صبح سویرے اٹھ گئی تھی اسے آج کہیں جانا تھا۔نہا دھو کے وہ بالکونی میں چلی آئی۔آنکھیں بند کر کے ٹھنڈی ہوا کو اپنے اندر اتارا۔کل رات کی ساری کلفت دور ہو گئی تھی۔موسم ہلکا ہلکا سرد تھا

۔اس نے موسم کی مناسبت سے ایک فراق پہنا تھا جو سفید رنگ کا تھا اور اس پر جگہ جگہ سنہرے رنگ کے پھول بنے تھے۔گلے میں مفلر کی طرح ڈوپٹہ لیا تھا۔ساتھ میں جو گرز پہنے تھے۔بال گیلے تھے اسی لیے انہیں باندھا نہیں تھا الغرض وہ جانے کے لیے بالکل تیار تھی۔

صبح کے پرندے درختوں پر چہچہا رہے تھے اور اپنی آوازوں میں اللہ کی حمد و ثناء کرنے میں مصروف تھے۔ کہیں دور سے ایک آدھ کوئل کی آواز بھی سنائی دیتی تھی۔علیزے بالکونی کا دروازہ بند کر کے اندر آئی۔اپنا سامان اپنے بیگ میں ڈالا اور اسے الماری میں رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

"میں نہیں چاہتی کہ میرے ایڈونچر ٹرپ پر مجھے کوئی تنگ کرے۔" الماری کا پٹ بند کر کے وہ معظم کے بستر تک آئی۔ کچھ دیر کھڑی سوچتی رہی پھر نوٹ پیڈ اٹھایا اور اس پر ایک سطر لکھ ڈالی۔

"میں اپنے خوابوں کی دنیا کے ایڈونچر ٹرپ پر جا رہی ہوں۔ تمہیں لے کر نہیں جا سکتی ورنہ تم سارا مزہ خراب کر دو گے Twin dearest۔ مجھے ڈھونڈنا مت۔ میں خود آجاؤں گی۔ ملتے ہیں ناشتے کی ٹیبل پر۔۔"

اس کے نام پیغام لکھ کر وہ کمرے سے باہر چلی گئی اور "ڈوناٹ ڈسٹرب" کا بورڈ لگا دیا۔

www.novelsclubb.com

"جتنی دیر سے اٹھے گا، اتنی دیر سے میرے بارے میں پتہ چلے گا۔" شراقی انداز میں مسکراتے ہوئے سے وہ وہاں سے چلی گئی۔

ہوٹل کی لابی اس وقت خالی تھی۔ اکا دُکا لوگ چلتے نظر آرہے تھے۔ وہ سُرخ کارپٹ پر چلتے ہوئے باہر مین ریسپشن تک آئی۔

ریسپشنسٹ اسے دیکھ کر مسکرائی۔ اس نے بھی مسکراہٹ کا تبادلہ کیا اور سیدھی چل پڑی۔ آج اسے اس جنگل میں جانا تھا جو اس ہوٹل کے پارکنگ ایریا کے سامنے تھا۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی پارکنگ ایریا تک آئی اور عین جنگل کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

(خوابوں کی مختلف قسمیں ہوتی ہے۔کچھ حقیقت پر مبنی ہوتے ہیں اور کچھ خوابوں کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔)

جنگل کے سامنے کھڑی ہو کر وہ مسکرائی۔چند لمحے جنگل کو دیکھتی رہی پھر آگے قدم بڑھائے۔ ہر طرف دخت ہی درخت تھے۔ سبز اور گھنے درخت جن کی چوٹیاں اوپر جاکر ملتی تھیں۔نیچے گھاس پر بھی چھوٹے چھوٹے پودے اُگے تھے۔ جن میں سے اکثر پر ننھے ننھے پھول کھلے تھے۔

(کچھ لوگوں کا خوابوں کی دنیا سے تعلق ہوتا ہے اسی لیے انہیں سچے خواب آتے ہیں۔ان کے لیے یہ اللہ کی طرف سے ایک نعمت ہے۔)

جنگل میں تھوڑا آگے جا کر ایک صاف میدان کا خطہ تھا جہاں گھڑسواری کی جاتی تھی۔ ساتھ ہی ایک اصطبل تھا۔ جہاں، سفید، بھورے اور سیاہ رنگ کے گھوڑے تھے۔ ایک شخص ان کو چارہ ڈال رہا تھا۔ علیزے کو یہ سب بہت فیسی نیٹ کر رہا تھا۔

(کچھ خوابوں کا تعلق حقیقت سے نہیں ہوتا۔ وہ انسان کی سوچ سے بنتے ہیں۔ اس کے خیالات سے بنتے ہیں۔ جو انسان کے لیے ایک فینٹسی ٹائپ ہوتے ہیں۔)

وہاں سے ہو کر وہ آگے نکل پڑی۔ ابھی اسے لمبا سفر طے کرنا تھا۔ جنگل بلکل پر سکون تھا۔ خاموش اور بے حد پر سکون۔ اسے طمانیت کا احساس ہو رہا تھا۔ وہ آس

پاس نظر گھماتی جنگل کو بطور دیکھ رہی تھی۔کچھ درختوں پر پھل وغیرہ بھی لگے تھے جو ابھی کچے تھے۔

(لوگ کہتے ہیں کہ خوابوں کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا لیکن میں ان سے پوچھتی ہوں کہ اگر خوابوں کا حقیقت سے تعلق نہیں ہوتا تو وہ خواب کیوں دیکھتے ہیں۔کیوں بڑا آدمی بننے کا خواب دیکھتے ہیں اور پھر اسے پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔)

www.novelsclubb.com

اس کے چلنے سے نیچے گرے پتوں میں سرسراہٹ پیدا ہو رہی تھی۔۔جنگل سائیں سائیں کر رہا تھا۔کہیں دور سے علیزے کو پانی کی آواز آئی۔اس کے قدم رک گئے

۔اس نے خواب میں بھی پانی کی آواز سنی تھی اور اس آواز کا تعاقب کرتے کرتے وہ ایک آبشار تک پہنچ گئی تھی۔اس دفعہ بھی اس نے آواز کا پیچھا کیا۔

(میں ،علیزے سکندر ،خوابوں کی دنیا میں رہنے والی ایک بہت عام سی خاص لڑکی ہوں اور مجھے اپنی اس دنیا میں سکون ملتا ھے جہاں نہ رونا دھونا ہوتا ھے ،نہ ٹینشن نہ کوئی پریشانی)

وہ اپنی بائیں جانب چل پڑی۔پانی کی آواز قریب آتی جا رہی تھی۔ایک جگہ پر آکر وہ رک گئی۔وہاں کوئی آبشار نہیں تھا۔لیکن وہاں ایک جگہ سے پانی نکل رہا تھا۔وہ اس کے قریب گئی اور پانی میں اپنے ہاتھ ڈال دیے۔پانی بہت ٹھنڈا تھا۔اس نے دو تین گھونٹ بھرے۔

(جہاں صرف میں ہوتی ہوں اور میری تصوراتی دنیا، جہاں نہ دنیا یاد رہتی ہے نہ دنیا کے کام، صرف میں اور میرے خوابوں کی دنیا۔اور مجھے اپنی اس دنیا سے بہت پیار ہے۔)

پانی پی کر وہ سیدھی کھڑی ہوئی۔اس وقت اسے وہ تتلی اور وہ شخص یاد آیا جس کے ہاتھ پر وہ تتلی جا کر بیٹھ گئی تھی اس نے بس یونہی متلاشی نظروں سے آس پاس دیکھا وہاں کوئی نہ تھا۔اتنا تو وہ جانتی تھی کہ خواب میں دیکھی ہوئی ہر چیز حقیقت نہیں ہوتی۔ خیر وہ کندھے اچکا کر آگے بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

ابھی چند قدم ہی وہ آگے گئی تھی کہ اسے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی۔اس نے آہستہ سے گردن موڑ کر دیکھا۔ایک شخص پانی کے پاس جھک کر پانی پی رہا تھا۔ اس کی علیزے کی طرف پشت تھی اسی لیے وہ چہرہ نہیں دیکھ سکی۔اس نے سر جھٹکا اور آگے بڑھی کہ تب ہی پیچھے سے آواز آئی۔

"سنا تھا کہ چشموں کا پانی میٹھا ہوتا ہے آج پی کر بھی دیکھ لیا۔یہ تو واقعی بہت میٹھا ہے ۔آپ کو کیسا لگا؟"

علیزے کو اگلا سانس آنا مشکل لگ رہا تھا۔وہ اس آواز کو پہچانتی تھی یہ وہی شخص تھا جو کل سے اس کے پیچھے پیچھے آ رہا تھا۔علیزے کو سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیا کرے۔ رک کے اسے کچھ بولے یا چپ چاپ چلی جائے۔وہیں کھڑے اس نے دو

جمع دو کیے اور مڑے بغیر چل دی۔ کم از کم آج تو وہ اس ایڈیٹ آدمی سے الجھنا نہیں چاہتی تھی۔

"رکو، پلیز، میری بات سنو میں کل رات کے لیے معذرت کرنے آیا ہوں۔"

مگر علیزے اس کی نہیں سن رہی تھی۔ وہ چلتی جا رہی تھی وہ اس کے پیچھے پیچھے تقریباً بھاگ ہی رہا تھا۔

"دیکھو رک جاؤ ورنہ میں ہاتھ پکڑ کر روک لوں گا۔"

"اگر تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہاری دھمکی سے ڈر جاؤں گی تو ایسا نہیں ہے۔"

"دھمکی نہیں ہے سچ بول رہا ہوں۔"

"پھر بولتے رہو۔"

وہ ایک بات بھی سننے کو تیار نہیں تھی۔ لیکن اس شخص نے اس کا ہاتھ نہیں پکڑا بس اس سے رفتار ملاتا ملاتا اس کے قریب پہنچ گیا۔

"اچھا۔ آئی ایم سوری۔۔۔"

www.novelsclubb.com

علیزے رکی اور مڑ کر اسے دیکھا۔ وہ اس سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر ندامت کے آثار نمایاں تھے۔ لیکن علیزے کو اس پر ترس نہیں آرہا تھا۔

"کس بات کے لیے، جب سے میں یہاں آئی ہوں تب سے میرا پیچھا کرنے کے لئے، یا بغیر پوچھے میری ٹیم میں آنے کے لیے، پھر مجھے ہرٹ کرنے کے لیے۔ کیا میں جان سکتی ہوں کہ آپ کس بات کے لیے معذرت خواہ ہیں؟"

"No"" جواب حتمی تھا۔

علیزے کو غصہ آیا لیکن وہ ایک انجان انسان سے اب کیا شکوہ کرتی۔

"Don't move"

"تمہارے ساتھ کوئی دماغی مسئلہ ہے؟"

www.novelsclubb.com

"کم عقلمند لڑکی۔ تمہارے پاؤں کے پاس سانپ ہے۔ ہلنا مت۔" علیزے نے اپنے پاؤں کی جانب دیکھا جہاں واقعی ایک سانپ تھا۔ اس کا سانس رکنے لگا۔

"اور آؤ اکیلے جنگل میں تمہیں نہیں پتہ کہ یہاں سانپ بھی ہوتے ہیں۔"

"اب میں کیا کروں؟" اس کے اوسان خطا ہو رہے تھے۔ "Relax- میں کچھ کرتا ہوں۔ تم ہلنا مت۔" وہ اس انسان سے کوئی مدد نہیں لینا چاہتی تھی لیکن اس وقت کوئی اور چارہ بھی نہیں تھا۔ اس نے آس پاس دیکھا کہ کوئی چیز نظر آ جائے جس سے وہ اسے مار سکے کوئی پتھر یا کوئی لکڑی۔

علیزے کو لگا وہ اسے مار دے گا۔

"اس کو مارنا مت پلیز۔"

اس شخص نے رک کر اسے دیکھا۔

"اتنا بے رحم نہیں ہوں۔"

وہ ہونہہ کر کے رہ گئی۔

پاس ہی اسے ایک لکڑی ملی اور تھوڑی دور ایک ڈبہ۔ وہ دونوں چیزیں لے آیا۔

بہت احتیاط سے اس نے پہلے لکڑی سے سانپ کو ہلایا اور پھر اس کے رد عمل سے

پہلے ہی اس کے اوپر ڈھکن رکھ دیا۔علیزے کی سانس میں سانس آئی۔"اب ہٹ بھی جاؤ یہاں سے کیا دوبارہ اس کے نکلنے کا انتظار کر رہی ہو"

وہ فوراً دو قدم پیچھے ہٹی۔

"اب ڈبہ ہٹا دو، ورنہ وہ مر جائے گا۔"

اس وقت بھی اسے اس سانپ کے مرنے کی پروہ تھی جو اسے کاٹ سکتا تھا۔اس انجان شخص کے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔

کم عقلمند لڑکی۔۔۔

www.novelsclubb.com

اس نے کچھ کہنے کی بجائے ڈبہ ہٹا دیا۔علیزے اور پیچھے ہٹ گئی۔سانپ دوسری طرف جھاڑیوں میں چلا گیا۔

علیزے نے ایک نظر اس شخص پر ڈالی

یہ کم عقلمند کیا ہوتا ہے؟؟؟

جس کے پاس عقل ہو لیکن تھوڑی۔

(ہاں ساری عقل تو اسی کے پاس ہے نا)منہ میں بڑبڑائی اور آگے بڑھ گئی۔

"شاید آپ انجان لوگوں کا شکریہ بھی ادا نہیں کرتیں۔"

وہ پھر سے اس کے پیچھے لپکا۔

"شکریہ۔!"

"اس کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔"

اگر وہ عجیب تھا تو بہت عجیب تھا۔پاگل تھا تو بے حد۔

(پاگل۔ایڈیٹ انسان۔۔پہلے شکریہ بولنے کو کہتا ہے اور اب کہہ دیا ہے تو اسے ضرورت نہیں۔ہونہہ) علیزے نے کچھ نہیں کہا بس دل میں سوچا۔اور آگے آگے چلنے لگی۔وہ شخص چند قدم اس سے پیچھے جیبوں میں ہاتھ ڈالے چلتا رہا۔

"آپ کب تک ہیں یہاں؟

www.novelsclubb.com

"اگر تم نے میری مدد کر دی ہے تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ میں نے تمہیں معاف کر دیا ہے۔"

"لیکن میں معافی مانگ تو رہا ہوں۔"

"اب معافی مانگنے کا وقت گزر چکا ہے۔۔"

"کیا آپ نے دورانیہ رکھا ہے لوگوں کو معاف کرنے اور نہ کرنے کا۔ اگر اس وقت تک آئے تو میں معاف کر دوں گی اور اگر نہیں آئے تو کبھی معاف نہیں کروں گی۔"

علیزے کے دل کو کچھ ہوا لیکن بظاہر وہ نارمل رہی۔

www.novelsclubb.com

وہ بار بار ایسی باتیں کر رہا تھا جو اس کے ماضی کو اس کے سامنے لا رہی تھیں۔ اور وہ ماضی میں رہنے والی لڑکی نہیں تھی۔ لیکن کچھ تلخ یادیں انسان کی زندگی کو بہت بری طرح damage کر دیتی ہیں۔ جنھیں انسان یاد نہیں کرنا چاہتا کیونکہ وہ ہر دفع نئے سرے سے تکلیف دیتی ہیں۔

"اگر آپ یہ چاہتی تھیں کہ میں رات کو آکر ہی معافی مانگتا تو پہلے بتا دیتیں میں آ جاتا"۔

علیزے نے پلٹ کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کیا میرا معاف کرنا اتنی اہمیت رکھتا ہے؟"

"اس سے بھی زیادہ"

اس شخص کی آنکھوں میں منت تھی۔علیزے کے گلے میں گلٹی ابھر کے معدوم ہوئی۔ایک انجان شخص کے لیےاس کی معافی اتنی اہم تھی لیکن اس کے لیے نہیں تھی۔(جب میں نے کوئی غلطی ہی نہیں کی تو میں کیوں معافی مانگوں۔اور تم کیوں ہر بات پر اتناری ایکٹ کرتی ہو علیزے۔حد ہے۔)کچھ یاد آیا تھا۔

"تو پھر میں کبھی معاف نہیں کروں گی اب تم جا سکتے ہو۔"

شاید وہ ماضی کے لوگوں کی غلطیوں کی سزا حال میں لوگوں کو دے رہی تھی۔

انجان شخص اف کر کے رہ گیا۔

"اچھا میں آپ کے لیے کیا کر سکتا ہوں کہ آپ مجھے معاف کر دیں۔"

"بس میرا پیچھا چھوڑ دو"

"وہی تو اب میں نہیں کر سکتا۔" اس نے ہلکی آواز میں کہا لیکن علیزے نے سن لیا۔

کیا؟

"نہیں میرا مطلب ہے میری وجہ سے آپ ہرٹ ہوئی ہیں۔ تو جب تک آپ مجھے معاف نہیں کر دیں گی. مجھے اچھا نہیں لگے گا۔"

"اف اچھا ٹھیک ہے۔"

"لیکن آپ نے دل سے معاف نہیں کیا۔"

ظاہر سی بات ہے۔"اس شخص نے آنکھیں میچیں۔اب کی بار وہ رک گیا اور اسے آگے جانے دیا۔

چند قدم چل کر اسے احساس ہوا کہ اب وہ اس کے پیچھے نہیں آرہا تو اس نے مڑ کر دیکھا وہ کہیں نہیں تھا۔اچانک سے وہ غائب ہو گیا تھا۔جس خاموشی سے آتا تھا اسی خاموشی سے چلا بھی جاتا تھا۔

خیر اسے کیا اس نے چہرہ آگے موڑ لیا اور سامنے کسی ذی روح کو اپنے سامنے دیکھ کر اس نے بے اختیار چیخ ماری۔ بوکھلا کر دو قدم پیچھے ہٹی یوں لگا تھا جیسے کوئی جن دیکھ لیا ہو۔

سامنے کھڑے شخص کو احساس ہوا کہ اس نے پھر سے ایک غلطی کر دی ہے اور اب معافی مانگنے کے بارے میں تو وہ بھول ہی جائے۔

علیزے نے جیسے تیسے کر کے اپنا تنفس پھر سے بحال کیا۔

"آپ نے کہا تھا میرا پیچھا چھوڑ دو تو میں پیچھے سے ہٹ گیا اسی لیے سامنے سے آیا۔ آپ کی ہی بات مانی ہے۔"

اس نے نہایت معصومانہ انداز میں پلکیں جھپکاتے ہوئے اسے کہا۔ اسے یقین تھا کہ اب وہ کوئی پتھر اٹھا کے اس کے سر پر ضرور دے مارے گی۔ لیکن جو ہوا وہ اس کی توقع کے برعکس تھا۔

علیزے اس کے اس معصومانہ انداز پر نہ غصہ ہوئی، نہ اس کے چہرے پر کچھ دے مارنے کا سوچا پر وہ اس کے اس انداز پر کھلکھلا کر ہنس پڑی۔ اس کی ہنسی کی گونج پورے جنگل میں پھیل گئی۔

وہ اس قدر حیرانی کے سے انداز میں ہنسی تھی کہ ایک بار بس ایک بار چھوٹے بڑے سب جانوروں، کیڑے مکوڑوں اور پرندوں نے رک کر اسے ضرور دیکھا ہو گا۔

www.novelsclubb.com

وہ لڑکی جو اس انسان کے مذاق کرنے پر بھی نہ ہنسی تھی وہ اس کے ایک معصوم سے انداز پر کھلکھلا کر ہنس رہی تھی۔ وہ اسے نرم سی مسکراہٹ کے ساتھ دیکھتا رہا۔

یہ وہ اس کے سامنے دوسری بار کھلکھلا کر ہنس رہی تھی۔ پہلی بار صرف مسکرائی تھی اور اب، اب وہ اس کے سامنے ہنس رہی تھی۔

"پہلے مجھے لگا تھا تم عجیب ہو پھر لگا شاید پاگل ہو اور اب.۔

www.novelsclubb.com

اب؟

"اب لگ رہا ہے تم سے زیادہ معصوم اس پوری دنیا میں کوئی نہیں ہے۔"

وہ پھر سے ہنس دی لیکن اب وہ اپنی ہنسی پر قابو پا چکی تھی۔

وہ بھی دھیرے سے مسکرا دیا۔علیزے نے پہلی بار دیکھا کہ اس کی مسکراہٹ بھی کتنی معصوم اور سچی تھی کسی بھی ملاوٹ سے پاک۔

"پہلے مجھے لگا تھا آپ بہت روڈ ہیں ego والی، غصہ کرنے والی اور اب۔۔۔"

"اب؟"

www.novelsclubb.com

"اب لگ رہا ہے آپ سے زیادہ خوش اخلاق کوئی نہیں ہے۔"

"جب کوئی انسان آپ کی مرضی کے بغیر آپ کی زندگی میں دخل اندازی کرے تو کسی کو بھی اچھا نہیں لگتا۔"

اس نے سر کھجایا۔

"اس کے لیے میں معذرت خواہ ہوں۔لیکن آپ نے بھی کم نہیں کیا۔"

"لیکن میں اس کے لیے معذرت خواہ نہیں ہوں۔"

"جیسے آپ کی مرضی۔"کچھ دیر وہ یونہی کھڑے رہے تو علیزے نے پوچھا

"آپ کو کیا مجھ سے کچھ چاہیے؟"

"میں اپنی تمام غلطیاں درست کرنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے ایک موقع دیں۔" اس کا یہ منت بھرا لہجہ۔۔۔ علیزے نے گھٹنے ٹیک دیے۔

'ٹھیک ہے۔ میں دوسرا موقع دیا نہیں کرتی لیکن آپ نے میری مدد کی تو دے رہی ہوں۔

اس نے تو جیسے سکھ کا سانس لیا۔

اب وہ دونوں ساتھ ساتھ جنگل میں چہل قدمی کر رہے تھے۔

"لیکن میرا ماننا ہے کہ سامنے والے کو ایک موقع دینا چاہیے۔"

"تاکہ وہ دوبارہ سے وہی کرے جو پہلے کیا تھا۔" وہ زخمی سا مسکرائی۔

"کیا پتہ وہ اپنی غلطی درست کرنا چاہتا ہو۔؟"

"اور کیا پتہ وہ دوبارہ دل کے ساتھ شرارت کر کے بھاگ جانا چاہتا ہو۔"

اس نے چہرہ اس کی طرف موڑ کر دیکھا۔

اس کے پاس ہر بات کا جواب تھا۔ اور ایسے جواب عموماً انھی لوگوں کے پاس ہوتے ہیں جو ایسے حالات سے گزرے ہوں۔ اس نے مزید بحث کرنا خود اپنے پاؤں پر کلھاڑی مارنے کے برابر سمجھا لہذا بات بدل دی۔

"ویسے آپ اتنی صبح یہاں کیا کر رہی ہیں؟"

"Adventure"

"وہ بھی اکیلے۔"

"مجھے اکیلے رہنا اچھا لگتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"یا شاید لوگوں میں گھلنا ملنا نہیں پسند۔"

"کہ سکتے ہیں۔"

وہ جواب نہ دینے کی بجائے بات ختم ہی کر دیتی تھی اسے اپنے بارے میں بات کرنا شاید پسند ہی نہیں تھا۔

"ویسے ایک بات پوچھ سکتا ہوں؟"

"نہیں۔"

www.novelsclubb.com

" چلیں پوچھ ہی لیتا ہوں۔ آپ دوستی کرنے سے اتنا کیوں ڈرتی ہیں۔ میں جانتا ہوں آپ انجان لوگوں سے دوستی کرنے سے نہیں ڈرتی، اور میں وجہ بھی نہیں

پوچھوں گا۔ لیکن پھر بھی، آپ کو نئے لوگوں کو آزمانا چاہیے، نئے دوست بنانے چاہیے۔"

"دوست ساتھ چھوڑ جاتے ہیں، بیچ راستے ہیں۔ اور ایسے مقام پر لا کھڑا کرتے ہیں جہاں ہے نہ واپسی ممکن ہوتی ہے اور نہ ہی آگے بڑھنا۔ ان کا نظرانداز کرنا براداشت نہیں ہوتا۔ انسان خود آزمائش میں رہتا ہے۔ تو کیا فائدہ ایسے دوست بنانے کا۔"

وہ کچھ لمحے چپ رہا پھر بولا

"ویل! میں یقین دلاتا ہوں کہ میں ایسا نہیں کروں گا۔"

"اچھا۔" وہ اس بات پر دھیرے سے ہنسی۔

"آزما کر دیکھ لیں۔"

"مجھے آزمانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ وقت خود ہی آزما لے گا۔"

"چلیں دیکھتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

چلتے چلتے علیزے کو اپنی دائیں طرف ایک پھول نظر آیا تو وہ اس طرف چل پڑی۔

"کتنا خوبصورت ہے۔ایک بات بتاؤں جب سے دنیا والوں نے دل توڑا ہے تب سے ان چیزوں سے دل

لگانا سیکھ لیا ہے۔اسی لیے بھی شاید کسی کی ضرورت نہیں ہے اور دوست کی تو بالکل بھی نہیں۔"

ساتھ ہی وہ آسمان کی طرف دیکھ کر مسکرائی جیسے دل ہی دل میں کہہ رہی ہو کہ اللہ ہے نا،ایک دوست کے طور پر،کافی ہے۔

جب اسے جواب نہ ملا تو اس نے پیچھے مڑ کے دیکھا۔اور اس کو مسکراہٹ غائب ہوئی۔وہ وہاں نہیں تھا۔جو ابھی چند لمحے پہلے تک دوستی نبھانے کے دعوے کر رہا تھا وہ نبھانے سے پہلے ہی چلا گیا۔

لیکن اس بار علیزے کو تکلیف نہیں ہوئی کیونکہ جو تکلیف وہ سہہ چکی تھی اس کے بعد اس تکلیف کی اہمیت نہیں تھی۔ خیر۔ اسے یہاں آئے کافی دیر ہو چکی تھی اور دل بھی بوجھل سا ہو گیا تھا سو وہ واپس ہوٹل کی طرف چل پڑی۔

اسے اب کسی کا انتظار کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

www.novelsclubb.com

بھور بن کی سیر

(ہورس رائڈنگ)

ناشتے کے وقت وہ ہوٹل روم میں واپس آئی۔ معظم پہلے ہی جا چکا تھا۔اس نے الماری سے اپنا بیگ نکالا اور اسے کھنگالا ۔اس میں ایک چٹ پڑی تھی علیزے شرارتی انداز میں مسکرائی۔اس نے چِٹ کھولی اور معظم کا چھوڑا پیغام پڑھا۔

"میں نے تمہیں جاتے ہوئے دیکھ لیا تھا لیکن میں نے سونے کی ایکٹنگ کی کیونکہ یہ اداکاری اس اداکاری سے بہتر تھی جو میں تمہارے ساتھ جانے پر کرتا۔"

علیزے چٹ پڑھ کر ہنس دی۔ دونوں کی ہمیشہ سے ہی عادت تھی ایسے باتیں کرنے کی ۔ اور آج تک یہ عادت برقرار تھی بچے بڑے ہو جاتے ہیں لیکن کچھ عادتیں وہ کبھی نہیں چھوڑ سکتے۔

وہ منہ ہاتھ دھو کر سیٹنگ ایریا میں چلی گئی۔ بالوں کو اس نے ہائی پونی ٹیل میں باندھ لیا تھا۔ سلکی بال کمر پر جھول رہے تھے۔ وہ اپنے دھیان میں لوبی میں چل رہی تھی۔ نگاہیں ہاتھ میں پکڑے فون پر مرکوز تھیں جسے اس نے یہاں آنے کے بعد آج چیک کیا تھا۔ چلتے چلتے اسے کسی اور کے قدم اپنے ساتھ چلتے محسوس ہوئے۔ کوئی اس کے شانہ بشانہ چل رہا تھا۔

اس نے ہلکی سی نگاہ اٹھا کر دیکھا۔ وہی انجان شخص اس کے ساتھ چل رہا تھا۔ علیزے کے قدم سست پڑے۔ وہ دو قدم آگے چلا اور یہ دیکھ کر رک گیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ؟ کیسی ہیں؟"

وہ نہایت خوشگواری کے ساتھ گویا ہوا۔اس کے چہرے پر کوئی تاثر نہ تھا۔ابھی کچھ وقت پہلے تک وہ اس سے دوستی کرنے کی باتیں کر رہا تھا اور پھر ساتھ نبھانے سے پہلے ہی چھوڑ کر چلا گیا تھا۔اب آیا ہے تو نہ کوئی گلہ نہ شکوہ اور اتنے خوشگوار موڈ میں القاب۔۔

(کیا ماضی کو بھلا دینا اتنا آسان ہوتا ہے؟کاش میرے لیے بھی آسان ہوتا۔)

اس نے تمام خیالات کو ذہن سے جھٹکا اور بغیر جواب دیے وہاں سے چل پڑی۔

لیکن اس دفعہ وہ اس کے پیچھے نہیں آیا۔

www.novelsclubb.com

ناشتہ کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں واپس آگئی۔آج انھیں بھور بن کی گلیوں کا سفر کرنا تھا۔ بازاروں میں گھومنا تھا اور لوگوں سے ملنا تھا۔بس اسی کی تیاری کے لیے وہ کمرے میں واپس آگئی۔

دوپہر کے وقت سب لوگ چلنے کے لیے تیار تھے۔ سب ہال میں جمع ہو رہے تھے۔آہستہ آہستہ کر کے ہجوم بڑھتا گیا اور جب سب آگئے تو باہر کھڑی بس میں سوار ہونے لگے۔علیزے پھر سے وہیں بیٹھی جہاں پہلے بیٹھی تھی لیکن اس دفعہ اس کے ساتھ معظم نہیں بیٹھا تھا۔وہ اپنے گروپ کے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

بس چل پڑی اور اندر ہلکی ہلکی سی منمناہٹ ہونے لگی۔علیزے سب سے بے نیاز ہو کر باہر دیکھ رہی تھی جہاں سر سبز پہاڑ چلتے دکھائی دے رہے تھے۔اسی وقت اس نے گھوڑے کے قدموں کی چاپ قریب آتی سنی۔اسے لگا شاید یہ کوئی وہم ہے کیونکہ سڑک پر گھوڑا کیسے آسکتا تھا لیکن اس کے قدموں کی چاپ بڑھتی جارہی تھی۔جیسے بس کی رفتار سے ملنے کی کوشش کر رہا ہو۔علیزے نے کھڑکی سے چہرہ باہر نکال کر دیکھا۔وہ انجان شخص ایک گھوڑے پر بھاگتا ہوا آرہا تھا اس کے چہرے پر وہی خوشگوار مسکراہٹ تھی۔آنکھوں میں عجیب سی چمک۔اس نے علیزے کی توجہ اپنی طرف پا کر ہاتھ سے ویو(wave) کیا علیزے کو لگا وہ بالکل پاگل ہو گیا ہے جو یوں سڑک پر گھوڑا لے آیا ہے۔اس نے چہرہ اندر کر لیا۔وہ انجان شخص اب اس کے قریب آچکا تھا۔اور علیزے کی طرف کی کھڑکی بھی کھلی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ارے آپ بھور بن آئی ہیں اور گھڑ سواری نہیں کریں گی؟

اس کی آواز صرف اتنی اونچی تھی کہ وہی سن سکے۔

"میں پاگل نہیں ہوں جو سڑک پر گھڑ سواری کروں۔" وہ بھی ہلکی آواز میں بولی۔

"اچھا یہ پاگل پن ہے۔ لیکن میں تو اسے ایڈونچر کہتا ہوں زِندگی کہاں بار بار ایسے موقعے دیتی ہے۔ کیا پتہ میں دوبارہ یہاں آؤں یا نہیں۔" علیزے نے اسے دیکھا جو اپنی دھن میں تھا۔ اور زندگی کو انجوئے کر رہا تھا۔ وہ صحیح تو کہہ رہا تھا وہ زندگی کو جی رہا تھا، اپنے انداز میں اور یہ بہت الگ انداز تھا۔ اس کا تو ہر انداز ہی الگ تھا۔

"آپ کا یہ پاگل پن آپ کو ہی مبارک۔"

"ویسے آپ کو بھی ٹرائے کرنا چاہیے۔"

"مجھے ہاسپٹل پہنچنے کی کوئی جلدی نہیں ہے۔"

"ہاہاہا۔میں سمجھ گیا آپ ہورس رائڈنگ سے ڈرتی ہیں۔"اس بار علیزے خاموش رہی۔

www.novelsclubb.com

جانے انجانے میں وہ انسان سچ بول گیا تھا۔لیکن اس کا اعتراف کرنا علیزے کو قابل قبول ہرگز نہیں تھا۔

"کوئی بات نہیں آپ اگلی دفعہ ٹرائے کر لیں۔ بائے بائے۔"

یہ کہہ کر وہ ہوا کے گھوڑے پر سوار تیزی سے آگے نکل گیا...

(بریسلیٹ)

تھوڑی دیر کے بعد وہ مقامی علاقے میں پہنچ گئے۔ علاقہ بہت وسیع تھا۔ جا بجا چھوٹی چھوٹی دکانیں تھیں۔ کچھ ریڑھیاں بھی لگی تھیں۔ کچھ لوگ اپنا اپنا فن دکھا رہے تھے۔ علیزے اکیلی وہاں گشت کرنے لگی ہر ایک ریڑھی کے قریب سے گزرتی اور ہر نفیس چیز کو دیکھتی۔

اس کا گزر ایک بچی کے پاس سے ہوا جو انوکھے انداز میں مہندی لگا رہی تھی۔ علیزے اس کے قریب رک کر اس کی کمال مہارت دیکھتی رہی۔ اس لڑکی کے پاس کئی اسٹیمپس تھے جس پر مُختلف طرح کے ڈیزائنز بنے ہوئے تھے۔ وہ مہندی میں اس اسٹیمپ کو ڈبوتی اور پھر ہاتھ پر ڈیزائن نقش کر دیتی اور وہ یہ کام بہت صفائی سے کر رہی تھی۔ علیزے چہرے پہ مسکراہٹ لیے اُسے دیکھتی رہی۔ اس کی نظروں کا ارتکاز اپنی طرف پا کر اس لڑکی نے علیزے سے پوچھا۔

"آپ کا بھی دل چاہ رہا ہے لگوانے کا تو لگوالیں میں آپکا ہاتھ خراب نہیں کروں گی۔
"

www.novelsclubb.com

علیزے کی مسکراہٹ اور گہری ہوئی۔ اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ دراصل مجھے مہندی سے الرجی ہے۔ میرا ہاتھ خراب ہو جاتا ہے اسی لئے میں نہیں لگوا سکتی۔"

لڑکی کا چہرہ اتر گیا اور کچھ کہے بغیر اس نے چہرہ جھکا لیا۔

علیزے نے اس کے چہرے کے تاثرات دیکھے تو اس کا دل برا ہوا نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اس کے سامنے بیٹھ گئی اور ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ لڑکی نے سر اٹھا کر دیکھا اور کھلے دل سے مسکرائی۔ اس بچی کی مسکراہٹ بہت معصوم تھی۔ اور علیزے کو وہ بہت پسند آئی۔

(خیر ہے تھوڑا سا انفیکشن ہی ہو گا۔ دوا لے لوں گی اب بچی کا دل تو نہیں توڑ سکتی)

لڑکی نے علیزے کے لیے ایک نیا اسٹمپ نکالا اور خوبصورت ڈیزائن اس کے ہاتھ پر نقش کر دیا۔

"یہ ہو گیا۔ اب آپ اپنا ہاتھ اٹھا کر روشنی میں دیکھیں۔"

علیزے نے بالکل ایسا ہی کیا۔ اس نے سورج کی طرف ہاتھ اٹھا کر دیکھا۔ اس کا ملائم اور خوبصورت ہاتھ واقعی اور خوبصورت لگ رہا تھا۔ علیزے نے ہاتھ کو دائیں بائیں ہلا کر دیکھا۔ ایک اینگل پر آکر اس کا ہاتھ رکا۔ اس نے اپنے ہاتھ کی انگلیوں کی پوروں سے دیکھا. ایک نوجوان شخص آنکھوں پر پٹی باندھے چھوٹے بچوں کے

ساتھ آنکھ مچولی کھیل رہا تھا اور بچے مسلسل ہنس رہے تھے اور اسے "میں یہاں ہوں" "میں آپ کے پیچھے ہوں" "مجھے پکڑیں" کہہ رہے تھے۔ علیزے نے ہاتھ تھوڑا سا دائیں طرف کیا اور اس شخص کو دیکھا۔ یہ وہی انجان شخص تھا۔ علیزے کی مسکراہٹ حیرت میں بدلی۔ لیکن پھر سے مسکراہٹ میں بدل گئی کیونکہ یہ منظر بہت دلکش لگ رہا تھا۔ ایک زندگی سے بھرپور انسان اس کے سامنے تھا۔ کبھی بچپن میں وہ بھی ایسے ہی کھیلا کرتی تھی۔

علیزے نے دھیرے سے ہاتھ نیچے کیا اور وہیں بیٹھے بیٹھے اسے دیکھتی رہی۔۔

وہ دونوں ہاتھ خلا میں ہلاتا ہوا، احتیاط سے آگے پیچھے بھاگ رہا تھا۔ ایک بچہ اس نے پکڑ لیا۔ پکڑتے ہوئے وہ بچہ گر گیا۔ علیزے کے لب "اوہ" میں سکڑے اور اس سے پہلے کے وہ اسے پکڑنے اُٹھتی کہ اسی اثناء میں اس شخص نے بچے کو اٹھا کہ اپنی

گود میں بٹھالیا۔اور پتہ نہیں کیا کہا کہ بچہ روتے روتے ہنس دیا پھر اس نے بچے کو کھڑا کر دیا۔

علیزے پھر سے مسکرادی۔اس شخص کے لیے دل میں جو قلفت تھی وہ کافی حد تک ختم ہو چکی تھی۔(اتنا برا بھی نہیں ہے)

"یہ آپ کے لئے۔"

بچی کی آواز نے علیزے کا ارتکاز توڑا۔

www.novelsclubb.com

علیزے اس کی طرف گھومی اور بچی کے ہاتھوں میں پکڑا ہوا پھولوں اور موتیوں سے بنا بریسلیٹ دیکھا۔ نقلی سفید اور سنہرے رنگ کے پھولوں سے بنا ایک بریسلیٹ جس پر باریک موتیوں کی مالا بھی لپیٹی گئی تھی وہ ہاتھ سے بنا معلوم ہوتا تھا۔

"یہ میں نے خود بنایا ہے۔ بہت خوبصورت ہے۔ آپ اسے پہنیں گی تو اس کی خوبصورتی اور بڑھ جائے گی۔اور یہ آپ پہ بہت اچھا لگے گا۔یہ لیں۔!"

"ہاں خوبصورت تو بہت ہے۔ تمہارے ہاتھوں میں مہارت بہت ہے۔اور یہ تم مجھے کیوں دے رہی ہو؟"

"کیونکہ یہ آپ کے لیے ہی بنا ہے۔"

بچی نے نہایت سادگی سے جواب دیا۔

"تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے کسی نے خاص میرے لیے بنوایا ہے"۔اس نے ہنس کہ کہا۔بچی نے "کہہ سکتے ہیں" کے انداز میں کندھے اچکائے۔

"لائیں ہاتھ آگے کریں۔" اس نے مہندی والا ہاتھ آگے بڑھا دیا۔ بچی نے وہ بریسلیٹ اس کے ہاتھ میں پہنا دیا۔علیزے نے پھر سے ہاتھ ہلا کر اس خوبصورت ہاتھ سے بنے بریسلیٹ کو دیکھا جس میں بہت پیار اور خلوص بھرا تھا۔

"بہت شکریہ۔میں اسے ہمیشہ اپنے پاس رکھوں گی۔"

"اور اس (مہندی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا) کے کتنے ہو گئے۔"

"یہ بھی تحفہ ہے میری طرف سے آپ کے لیے میری دعا ہے کہ آپ جہاں بھی رہیں خوش رہیں اور وہ ہمیشہ آپ کے ساتھ ایسے ہی رہے۔"لڑکی نے مسکرا کر جواب دیا۔

علیزے نے اچنبھے سے اسے دیکھا

"وہ کون ؟۔۔۔۔"بچی گڑبڑا گئی۔

www.novelsclubb.com

"میرا مطلب تھا یہ بریسلیٹ۔"علیزے محض مسکرا دی پھر اپنے بیگ میں سے چاکلیٹ نکال کر اسے دے دی اور چلی گئی۔آج کا دن اس کے لیے بہت خوشگوار گزر رہا تھا۔

پھر تھوڑی دیر کے بعد وہ ایک جیولری شاپ پر کھڑی چھوٹی چھوٹی چیزیں دیکھ رہی تھی۔ چھوٹے چھوٹے نگینے، باریک چوڑیاں اور بہت سی چیزیں بھی وہاں موجود تھیں۔علیزے انھیں ہاتھوں میں پہن پہن کر دیکھ رہی تھی۔
دو انگوٹھیوں پہ وہ اٹک گئی تھی اُسے سمجھ نہیں آ رہا تھا وہ کون سی لے۔

"دونوں لے لیں مادام۔"

علیزے نے اپنی دائیں جانب دیکھا وہ انجان شخص بھی چیزیں الٹ پلٹ کر دیکھ رہا تھا۔

اس نے علیزے کی توجہ اپنی طرف پا کر اس کی طرف دیکھا اور مسکرایا۔

"حیران مت ہوں۔ مجھے پتہ ہے آپ سے decide نہیں ہو رہا کہ کون سی خریدیں۔ میری مانیں تو دونوں لے لیں۔"

"لیکن دونوں کا ڈیزائین سیم (same) ہے بس رنگ مختلف ہیں۔ ایک جیسی دو لینے کا فائدہ۔"

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہونے والا واقعے کے بعد علیزے اسکے ساتھ نرم پڑ گئی تھی۔

"رنگ! یس رنگ ہی تو میٹر کرتا ہے مادام۔ مجھے دیکھیں ایک ہی ڈیزائن کی مختلف رنگوں میں 7۔8 شرٹس لے لیتا ہوں لوگ رنگ دیکھتے ہیں ڈیزائین بس اچھا ہونا چاہیے۔" وہ کہہ کر رسان سے مسکرایا۔

علیزے نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس دی۔ وہ اسے دیکھتا رہ گیا۔ پھر اس کی نظر اس کے بریسلیٹ پر گئی تو کچھ سوچ کر اس نے کہنا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ ایک کام کریں۔ یہ والی (ایک انگوٹھی کی طرف اشارہ کیا) اسی بریسلیٹ کے ساتھ پہن لیں۔ یہ بہت سوٹ کرے گی۔ پہن کے دیکھیں (علیزے نے کچھ کہے

بغیر بریسلیٹ والے ہاتھ میں وہ پہن لی) پرفیکٹ (وہ مسکرایا)۔اب دوسرے ہاتھ میں یہ والی (دوسری انگوٹھی کی طرف اشارہ کیا) پہن لیں (علیزے نے پھر ایسا ہی کیا)۔دیکھیں دونوں کتنی خوبصورت لگ رہی ہیں۔اتنی سی بات تھی۔"

علیزے نے دونوں ہاتھوں کو دیکھا اور مسکرائی (امپریس کرنے کا اچھا طریقہ ہے۔ لیکن جو بھی ہے اچھا ہے)

"لالہ کتنے پیسے ہو گئے؟"

www.novelsclubb.com

"پیسے میں دوں گی۔"

علیزے نے فوراً کہا۔وہ شخص اس کے اچانک ردِ عمل پر ہنس پڑا۔

"ہاہاہاہا۔آپ کو کس نے کہا کہ میں پیسے دے رہا ہوں۔"

اس کی بات پر دکاندار بھی چہرہ جھکا کر ہنس دیا۔علیزے نے عجیب نظروں سے اسے دیکھا اور پیسے نکال کر دے دیئے۔

تھوڑا آگے جانے کے بعد علیزے نے پرس میں سے فون نکالا اور سورج کی روشنی میں ہاتھ اٹھا کر جس میں بریسلیٹ اور انگوٹھی تھی ایک تصویر لی- کچھ دیر اس تصویر کو دیکھتی رہی پھر انسٹا گرام پر اپ لوڈ کر دی۔ساتھ ہی caption بھی دے دیا:

WWW.NOVELSCLUBB.COM

The fact to which we have got to things as to be a life belt is that it is possible to be normal decent person and yet be fully alive

(Bhurban memories)

علیزے آسمان کی جانب دیکھ کر مسکرائی۔ پیچھے سے وہ کنکھارا۔علیزے نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا۔

"جہاں تک مجھے نظر آرہا ہے آپ اکیلے ہی گھوم رہی ہیں (اطراف پر نظر دوڑائی) اور چیزیں لینے میں مشکل ہو رہی ہے تو اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو کمپنی دے سکتا ہوں۔"

علیزے نے غور سے اس شخص کو دیکھا۔وہ کیسا شخص تھا جسے وہ جانتی بھی نہیں تھی صرف ایک شناسا سا احساس تھا کہ کہیں دیکھا ہے اسے، لیکن وہ اس کے دل کا حال ایسے پڑھ لیتا تھا جیسے وہ اسے بہت اچھے سے جانتا ہو۔اس شخص میں ایسا کچھ تھا کہ وہ ہر شخص کو اپنے بارے میں ایک دفعہ سوچنے پر مجبور ضرور کرتا تھا۔

"کیا میں آپ کو جانتی ہوں؟" علیزے نے آنکھیں چھوٹی کر کے اسے دیکھا۔

"یہ سوال آپ کو خود سے پوچھنا چاہیے۔" اس کے اطمینان میں کمی نہ آئی۔علیزے نے سر جھٹکا۔اور ہاں میں سر ہلا دیا یعنی وہ اس کے ساتھ چل سکتا تھا۔دونوں ایسے

ہی چلتے پھرتے رہے اور کچھ چیزیں دیکھتے رہے۔ایک ڈھابے پر وہ رکا اور دو کپ کڑک چائے کے لے آیا۔

"میں چائے نہیں پیتی۔"اس کے ہاتھوں میں دو کپ دیکھ کر اس نے کہا۔

"یہ اس چائے کا اُدھار ہے جو آپ نے مجھے پلائی تھی۔پی لیں۔میں نے اس میں زہر ملانے کا نہیں سوچا اور نہ ہی ملایا ہے۔"

اپنی طرف سے ادھار چائے کا حوالہ دے کر آخر میں چائے کا پیالہ اس کی طرف بڑھا دیا۔علیزے نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس دی۔

"میں نے تب بھی کہا تھا کہ لوگوں کے بارے میں اتنا ججمنٹل نہیں ہونا چاہئے۔"

"اور میں نے بھی کہا تھا کہ بالکل درست لیکن اس وقت میں نے سچ بولا ہے۔

"دونوں کے ہاتھوں میں کڑک چائے کے پیالے تھے جن سے بھاپ نکل رہی تھی

۔

"اچھی چائے بنی ہے۔"

"آخر بنانے والا کون ہے۔"

www.novelsclubb.com

علیزے نے ناسمجھی سے اسے دیکھا اور پھر چائے کو۔

"یہ چائے آپ نے بنائی ہے؟"

"کوئی شک مادام؟"

علیزے کو اس انجان شخص پر رشک آیا۔

"impressive

"

"آپ میرا شکریہ ادا نہیں کریں گی؟"

www.novelsclubb.com

"کس چیز کا؟"

"میں نے آپ کی اتنی مدد کی اس کے لیے۔"

"یہ آپ کو ہر بات پر praise لینا اتنا کیوں پسند ہے۔"

"کیوں کیا نہیں لینی چاہیے۔"

"بہت شکریہ۔" وہ بحث میں اس سے نہیں جیت سکتی تھی۔

"یہ دل سے نہیں کہا۔"

"ظاہر سی بات ہے۔"

www.novelsclubb.com

"پوچھ سکتا ہوں کیوں۔"

دونوں کی چائے تقریباً ختم ہو چکی تھی اب وہ پیالے واپس کرنے ڈھابے کی طرف بڑھ رہے تھے۔
سورج بھی ڈھلنے کے قریب تھا۔

"کیوں کہ میں نے مدد نہیں مانگی تھی۔آپ خود کر رہے تھے۔اس لیے۔"

www.novelsclubb.com

"اللہ سمجھے آپ کو"

اس کی بات پر وہ پھر سے ہنس دی۔

"اب ہمیں چلنا چاہیے۔سب بس کی طرف جا رہے ہیں اور پھر اگر بس نکل گئی تو آپ کو بھی میری طرح گھوڑے پر جانا پڑے گا۔" (اس نے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔)

علیزے نے دونوں آبرو اچکائے۔

"رئیلی تو وہ کوئی ایڈونچر نہیں تھا بلکہ لیٹ ہونے کی سزا تھی۔"

انجان شخص نے سر کھجایا

"امم۔۔۔دونوں ہی تھے۔"دونوں اس بات پر ہنس دیے۔

"ویسے آپ یہاں آتے ہوئے ہماری بس میں نہیں آئے تھے۔"

"ہاں میں بعد میں پہنچا تھا۔میرا دوست اسی یونی میں پڑھتا ہے۔اسی کے ساتھ آیا ہوں۔کسی وجہ سے لیٹ ہو گیا تھا تو بس نکل گئی تھی اسی لیے بعد میں پہنچا۔"

www.novelsclubb.com

"تب بھی گھوڑے پر ہی آئے تھے؟"

"نہیں تب لفٹ لے کر آیا تھا۔"

"یہ بھی کوئی ایڈونچر تھا۔"

"کہہ سکتے ہیں۔"

علیزے گہری سانس لے کر رہ گئی۔ بلاشبہ یہ شخص عجائب گھر کی چیزوں سے بھی زیادہ عجیب تھا۔ دونوں بس کی طرف چلنے لگے۔ اچانک اس کو کچھ یاد آیا اور وہ معذرت کر کے واپس بازار کی طرف چلا گیا۔ علیزے بس میں آکر بیٹھ گئی اور اپنا فون نکال لیا۔ ابھی تک ڈھیروں لائکس اور کومینٹس آچکے تھے اس کے مہندی اور انگوٹھی والی تصویر پر۔ وہ مسکرا کر سارے کومنٹس پڑھنے لگی۔ سب سے اوپر معظم کا کمنٹ تھا۔

"امی کو میسج کر دیا ہے کہ علیزے کا واپس آنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اس کا دل بھوربن میں لگ گیا ہے۔ چلو میں آرام سے رہ تو سکوں گا۔اللہ کی امان ایک منٹ والی بڑی بہن۔"ساتھ ہی ایک آنکھ دبا emoji بھی ڈالا تھا۔"

علیزے مسکرائی۔

کسی اور نے لکھا تھا۔

"اوہو۔لگتا ہے ہماری علیزے کو اس کے ناولز کا جہان سکندر اور فارس غازی مل گیا ہے۔"علیزے ہنس دی اور جواب میں لکھا۔

"جہان سکندر اور فارس غازی تو نہیں۔ لیکن بہارے گل ضرور مل گئی ہے۔"

جواب آیا۔

"مطلب؟"

"ایک بچی نے یہ ہاتھ سے بنا کر دیا ہے۔ خاص طور پر میرے لیے۔"

"یا شاید کسی خاص انسان نے خاص طور پر تمہارے لیے بنوایا ہے۔"

اعلیزے نے ہنس کر سر جھٹکا۔ وہ اپنی دوستوں کو جانتی تھی۔ ایسے ہی تنگ کرتی رہتی تھیں۔اسے یقین تھا کہ یہ بریسلیٹ اسی بچی نے بنا کر دیا ہے۔

اس سب سے تھوڑی دور بازار میں اس بچی کے پاس ایک شخص کھڑا تھا جو مسکرا کر اس سے بات کر رہا تھا۔

"تمہارا بہت شکریہ۔ میرا کام کرنے کے لیئے۔"

"انھیں بریسلیٹ پسند آیا۔"

"بہت زیادہ۔"

www.novelsclubb.com

"لیکن آپ نے یہ کیوں نہیں بتایا کہ آپ نے بنوایا ہے ان کے لیے۔"

انجان شخص طمانیت سے مسکرایا۔

"یہ ضروری نہیں تھا۔ میں چلتا ہوں۔"

"رکیں۔" وہ چلنے لگا جب اس نے پکارا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو کیسے پتہ تھا کہ وہ میرے پاس آئیں گی۔"

"کیونکہ وہ محنت کرنے والوں کو بہت پسند کرتی ہے۔اور تم خود محنت کر رہی تھی اسی لیے اس نے تمہارے پاس ضرور آنا تھا۔"

"ایک اور سوال۔"

"آپ کو کیسے پتہ کہ انہیں عام مہندی سے الرجی ہے۔"

"کیونکہ میں اسے بہت اچھے سے جانتا ہوں۔(ایک نظر دور کھڑی بس پر ڈالی جس میں علیزے اس بات سے بے پرواہ بیٹھی تھی)

اسی لیے کلر والی مہندی کی جگہ اصلی مہندی لا کر دی تھی تمہیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ جانے کے لیے مڑا جب پیچھے سے اس نے پکارا

"آپ ان کے کیا لگتے ہیں؟"

یہی وہ سوال تھا جس کا جواب وہ خود تلاش کر رہا تھا۔

"بس اسی سوال کا جواب نہیں ہے میرے پاس۔"

"میں دعا کروں گی آپ کو جواب جلد مل جائے۔"

انجان شخص اس بچی کو دیکھ کر مسکرایا اور بس کی طرف چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جگنو

رات کے وقت بھوربن کا ماحول خاصا ٹھنڈا تھا۔پی سی ہوٹل کی لائٹس جلادی گئی تھیں۔پورا ہوٹل مصنوعی روشنیوں سے روشن تھا۔شام کو ہلکی سی بوندا باندی کی وجہ سے ماحول خوشگوار تھا۔ایسے میں علیزے اپنے کمرے میں بیٹھی سامان سمیٹ رہی تھی۔کل انہیں واپس جانا تھا۔معظم لیپ ٹاپ ہاتھوں میں لئے بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہم یہاں کچھ دن اور نہیں ٹھہر سکتے؟"

وہ سامان بیگ میں ڈالتے ہوئے اداسیت سے بولی۔۔

"میڈم آپ کو پتہ ہے یہ کتنا مہنگا ہوٹل ہے۔وہ تو بھلا ہو یونیورسٹی والوں کا جنھوں نے ممبر شپ کارڈ لے رکھے تھے ورنہ ابھی مری کے کسی ہوٹل میں ہوتے ہم۔"

"کتنے کنجوس ہیں تمہاری یونی والے صرف تین دن کا ٹور ہونہہ۔اب پیسے نکال ہی لئے تھے تو کم از کم ایک ہفتہ تو رکتے۔"

" صحیح کہا تھا میں نے تمہارا جانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

علیزے نے منہ بسور کر اسے دیکھا۔

"زیادہ بنو مت میں تو بس ایسے ہی کہہ رہی تھی یہ بہت پیاری جگہ ہے۔ یہاں سے بہت زیادہ یادیں جڑ گئی ہیں۔"

اس بات پر نہ جانے کیوں اسی ایک انجان شخص کا خیال آیا۔

"تو ان یادوں کو اپنے ساتھ لے جاؤ۔" معظم نے گہری سانس لے کر کہا۔

"کاش!" علیزے نے ٹھنڈی آہ بھری۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی۔دونوں نے دروازے کی طرف دیکھا پھر ایک دوسرے کی طرف۔ بچپن میں جب دروازے پر دستک ہوا کرتی تھی تو دونوں بھاگ کے جایا کرتے تھے کہ بابا کی گود میں کون پہلے بیٹھے گا۔ تھوڑے بڑے ہوئے تو دروازے پر دستک ہوتے ہی دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر اشاروں ہی اشاروں میں فیصلہ کرتے تھے کہ آج دروازہ کون کھولے آج بھی یہی ہوا تھا۔-علیزے جان گئی تھی کہ معظم کا کوئی موڈ نہیں ہے دروازہ کھولنے کا اُسے ہی جانا تھا (کام چور ہونہہ) دروازے پر دستک دینے والی ایک ویٹرس تھی۔

علیزے نے مسکرا کر سلام کیا۔

www.novelsclubb.com

"مس علیزے رئیس سکندر؟"

یس۔۔۔

"گڈ ٹو سی یو۔ ہمارے ہوٹل کی طرف سے آپ کے لیے یہ تحفہ ہے۔"

علیزے کے لیے تو آج کا دن عید کا دن بن گیا تھا۔ تحفے پر تحفے۔ اس نے ایک درمیانے سائز کا چکور ڈبہ آگے بڑھایا۔

"سوری بٹ یہ تحفہ کس لیے؟"

www.novelsclubb.com

"ہماری مینجمنٹ ہر سال اپنے آنے والے کسٹمرز (customer) کے نام لکی ڈرو میں رکھتی ہے اور ان میں چند ایک کے نام نکالے جاتے ہیں جنھیں ہم بیسٹ گیسٹ کا ایوارڈ دیتے ہیں۔"

کنکھیوں سے معظم نے سر اٹھا کر دیکھا۔

"آپ کا نام بھی انھی لوگوں میں شامل ہے۔اسی لیے یہ آپ کے لیے ہماری طرف سے ایک چھوٹا سا تحفہ۔" ویٹرس نے خوشگوار مسکراہٹ کے ساتھ بتایا۔علیزے نے شکریہ کہتے ہوئے تحفہ لے لیا۔

www.novelsclubb.com

"ایک اور ریکویسٹ تھی میم آپ اس تحفے کو اپنے گھر جانے کے بعد ہی کھولیے گا۔

"have a nice day "

یہ کہہ کر وہ چلی گئی۔ اس تحفے کی طرح اس کی ریکوسٹ بھی عجیب تھی۔ خیر وہ گفٹ لیے اندر آگئی۔ دروازہ اس نے کھلا چھوڑ دیا۔

"اب کس نے تحفہ دے دیا؟"

"ان کی طرف سے سب سے باادب اور مہذب گیسٹ کے لیے لیے یہ خاص تحفہ ہے جسے مجھے گھر جا کر کھولنا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"استغفر اللہ۔ باادب اور مہذب۔ بیچاری نے دل رکھنے کے لیے کہہ دیا ہو گا۔ تم سیریس ہی ہو گئی۔"

"تم جلتے رہنا بس۔"

علیزے اس پر ہنسی۔ پھر ڈبے کو الٹ پلٹ کر دیکھا اس میں سے چیزوں کے ٹکرانے کی آوازیں آرہی تھیں اس نے بغیر اسے کھولے بیگ میں سامان کے ساتھ رکھ دیا اور بیگ بند کر دیا۔اسی لمحے اسے ایک بلی کی آواز سنائی دی۔ علیزے نے کھلے دروازے کے پار دیکھا۔وہاں ایک بلی تھی۔ یہ وہی بلی تھی جو ناشتے پر اس کے پاس آگئی تھی۔علیزے آگے گئی اور اسے پکڑ لیا۔

"تم پھر میرے پاس آگئی۔ہاں۔اب کہاں سے بھاگ کر آئی ہو؟"

وہ اس کے بالوں میں ہاتھ پھیرتی رہی۔پھر اچانک وہ اچھل کر نیچے اتر گئی اور دروازے سے باہر چلی گئی۔وہ بلی پتہ نہیں کہاں سے آئی تھی۔اگر وہ اپنے مالک کے پاس نہ گئی تو گم جائے گی۔علیزے فکرمند ہوئی۔آس پاس دیکھا تو اس کی نظر بیڈ پر پڑی شال پر گئی۔اس نے شال پکڑی اور بلی کے پیچھے لپک گئی۔

وہ لوبی کی طرف جا رہی تھی۔علیزے نے بھاگ کر اسے پکڑ لیا۔اور بالوں میں ہاتھ پھیرتی سیڑھیوں سے نیچے اتر گئی۔اس نے آس پاس اس انجان شخص کو ڈھونڈنا چاہا ۔وہ نہیں ملا تو وہ اسے لے کر باہر آگئی۔موسم ہنوز ٹھنڈا تھا۔علیزے نے اپنے کندھوں پر اوڑھی شال میں اس بلی کو بھی لپیٹ لیا۔

آسمان پر جا بجا ستارے ٹمٹما رہے تھے۔ چاند بھی پوری طرح سے چمک رہا تھا۔ وہ چلتے چلتے گنگنانے لگی اور اس جگہ چلی گئی جہاں لوگ اکثر رات کو ٹہلتے ہیں۔ یہ وہی جگہ تھی جہاں وہ انجان شخص اس کے پیچھے آیا تھا اور دوستی کا مطالبہ کیا تھا جسے ٹھکرا کر علیزے چلی گئی تھی۔

اس رات کی ساری باتیں اسے یاد آ رہی تھیں۔ جب سے وہ یہاں آئی تھی تب سے لے کر اب تک کتنا کچھ ہو گیا تھا اور سب کتنا خوبصورت تھا۔

پہلے وہ خواب، پھر وہ شخص جو اس خواب میں تھا، پھر اس ایڈیٹ آدمی کا ملنا، اس کا دوستی کا مطالبہ کرنا، سوری کے لیے اس کے پیچھے جانا، پھر بھوربن کی سیر کرنا ۔۔۔۔ چہل قدمی کرتے ہوئے وہ ایک ایک کر کے سب لمحوں کو یاد کر رہی

تھی۔سب ایک خواب کی طرح تھا۔اس تھوڑے سے وقت میں بننے والی ان گنت یادوں کو یاد کرنا بہت اچھا لگ رہا تھا۔اس کے چہرے پر مدھم سی مسکراہٹ تھی۔

ایک وہ یادیں تھیں جو اس کی ماضی کا حصہ تھیں جنھیں یاد کرنے سے تکلیف ہوتی تھی اور ایک یہ وقت تھا جس کی یادیں بہت خوبصورت تھیں۔ جنھیں یاد کر کے دکھ نہیں ہوتا تھا۔ماضی کی یادیں اس کے اپنوں سے جڑی تھیں اسی لیے تکلیف ہوتی تھی۔یہ یادیں انجان لوگوں سے جڑی تھیں اسی لیے تکلیف نہیں ہوتی تھی۔

علیزے اپنی دھن میں ٹہلتی گنگنا رہی تھی جب اسے کسی ساز کی آواز سنائی دی۔وہ خاموش ہو گئی یا یہ کہیں کے اس ساز کی آواز نے اسے خاموش کرا دیا۔وہ وائلن کی آواز تھی۔علیزے کا وجود حرکت نہ کر سکا۔وہ اس دھن کو پہچانتی تھی۔اس نے

آواز کا تعاقب کیا۔وہ آواز اس کی مخالف سمت سے آ رہی تھی جس جانب سوئمنگ پول تھا۔

علیزے کے قدم خود بخود اس سمت چلنے لگے۔ کچھ تھا اس آواز میں جو اسے اپنی طرف کھینچ رہا تھا۔وہ یہ دھن پہلے بھی سن چکی تھی۔ لیکن اسے یاد نہیں آ رہا تھا کہ کہاں سنی تھی۔ کچھ چیزیں انسان کے سب کانشئس میں ہوتی ہیں جو پوری طرح سے نہ یاد ہوتی ہیں نہ بھولتی ہیں۔اسے یہ تو یاد تھا کہ یہ آواز، بلکہ یہ دُھن سنی ہے لیکن کہاں سنی ہی یہ اسے یاد نہیں تھا۔ماضی ایک دفعہ پھر آڑے آگیا تھا۔

www.novelsclubb.com

سوئمنگ پول کے قریب جا کر وہ روکی۔ جس جگہ وہ کھڑی تھی اس کے دوسری طرف کوئی شخص بلیک ہوڈی (hoody) میں بیٹھا وائلن بجا رہا تھا۔اس کی پشت

علیزے کی جانب تھی۔ چاند کی چاندنی پانی پر پڑ رہی تھی۔اور پانی کی لہریں اس چاندنی کو اس شخص کی پشت پر جھلکا رہی تھیں۔علیزے بھاگ کر اس شخص کا چہرہ دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔ لیکن نہیں۔۔۔اس نے بہت تحمل کے ساتھ اپنے قدم بڑھائے۔ایک ایک قدم اس کے وجود پر بھاری پڑ رہا تھا۔

ایک قدم۔۔دو قدم۔۔چار قدم۔۔دس قدم۔۔۔اور پھر وہ اس کے مقابل آ پہنچی۔اب اس شخص کا چہرہ بالکل واضح تھا۔اس لمحے علیزے بالکل ششدر رہ گئی۔

انجان شخص اس کے مقابل بیٹھا تھا اور اپنے وائلن سے ایک دھن بجا رہا تھا۔ علیزے بس یک ٹک اسے دیکھے گئی۔اس دھن سے وہ بخوبی واقف تھی۔نہ چاہتے

ہوئے بھی وہ وہی دھن گنگنانے لگی۔وقت پھر سے پچھلی رات میں چلا گیا تھا جب انھوں نے "محبت کی نظم" ساتھ میں پڑھی تھی۔

وائلن کی دھن اور اس کے گنگنانے نے پھر سے سحر طاری کر دیا تھا۔آسمان پر ستاروں کی ٹمٹماہٹ میں اضافہ ہو گیا۔ہوا چل رہی تھی۔علیزے کے بال ٹھنڈی ہوا کے ساتھ مل کر رقص کر رہے تھے۔

آس پاس لوگ جمع ہونے لگے۔ایک لمحے کے لیے دونوں کی نظریں ملیں پھر اس شخص نے چہرہ جھکا لیا۔عقیدت سے۔علیزے اس سے کچھ فاصلے پر ایک سٹول پر بیٹھ گئی۔اس نے بھی اپنی آنکھیں جھکا لیں۔عقیدت سے۔دونوں کے چہروں پر ایک سی مسکراہٹ تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک ساتھ رکے۔کچھ دیر خاموشی چھائی رہی اور پھر۔۔۔

پھر تالیوں کا شور بلند ہوا۔سب ان کی تعریف کر رہے تھے۔انھیں سراہ رہے تھے ۔دونوں خاموشی سے تعریف وصول کر رہے تھے۔

جب سارا مجمع تتر بتر ہو گیا تو علیزے اٹھ کر اس کے قریب گئی جو وائلن کو کور کر رہا تھا۔علیزے کچھ دیر اسے دیکھتی پھر بولی۔

"کون ہو تم؟"

www.novelsclubb.com

اس شخص نے چہرہ اٹھا کر اسے دیکھا۔

"سوری؟"

"کیا ہم پہلے کبھی مل چکے ہیں؟"

وہ چند لمحے خاموش رہا پھر جب بولا تو آواز بہت بوجھل تھی۔

"شاید نہیں۔"

www.novelsclubb.com

علیزے نے ایک گہری سانس خارج کی۔ وہ بلاوجہ ہی پریشان ہو رہی تھی۔

"آپ وائلن بہت اچھا بجاتے ہیں۔"

"شکریہ۔"

اس نے مسکرا کر تعریف وصول کی۔ علیزے پھر سے اسے دیکھے گئی اور دوبارہ سے سوال کیا۔

"ہم واقعی پہلے کبھی نہیں ملے نا؟"

www.novelsclubb.com

"کیا آپ کو مجھے دیکھ کر کوئی یاد آتا ہے؟"

علیزے کو اس سوال کی توقع نہیں تھی۔اس نے نظریں چرا لیں۔

"نہیں بس ایسے ہی۔مجھے یہ دھن کچھ سنی سنی سی لگی اسی لیے پوچھ لیا۔"

"ایسا بہت دفعہ ہوتا ہے جب ہم کچھ دیکھتے ہیں یا سنتے ہیں تو ہمیں لگتا ہے کہ ہم پہلے بھی یہ دیکھ یا سن چکے ہیں۔ لیکن یہ صرف ہمارے دماغ کا دکھاوا ہوتا ہے اور کچھ نہیں۔"

"ہوں۔یہ بھی ہے۔"

www.novelsclubb.com

پھر اس کا دھیان بلی کی طرف گیا۔

"یہ آپ کی بلی میرے کمرے میں آگئی تھی۔ میں اسے ساتھ لے آئی۔ ورنہ گم جاتی۔"

"ہاں شاید میں دروازہ کھلا چھوڑ آیا تھا۔ادھر آؤ ٹپسی۔"

اس شخص نے بلی کو دیکھا اور اسے پکڑ لیا۔

علیزے کو کچھ اور نہ سوجھا تو واپس جانے کے لیے پلٹی۔

"آپ کہاں جارہی ہیں؟"

"اپنے روم میں۔۔"اس نے ہاتھ سے اشارہ کیا۔

"ابھی تو (گھڑی کی طرف دیکھا) آٹھ بجے ہیں آپ میرے ساتھ آئیں مجھے کچھ دکھانا ہے۔"

علیزے نے اچنبھے سے اسے دیکھا۔

"ارے آپ پریشان مت ہوں۔آپ کو یقین ہے میرے اوپر؟"

نادانستگی میں علیزے کا سرہاں میں ہل گیا۔اسے کبھی اس شخص سے نیگیٹو وائبز نہیں آئی تھیں۔اور یہی وجہ تھی کہ وہ اس کے ساتھ چل پڑی۔

گارڈن ایریا کے پاس جا کر وہ دونوں رکے۔اس نے ہاتھ سے اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔وہ کچھ بھی کہے بغیر آگے بڑھ گئی۔اور اندر جا کر وہ ششں وپنج کا شکار ہو گئی ۔وہ اپنی جگہ بالکل جامد ہو گئی۔گویا برف کا مجسمہ ہو۔

جو منظر اس کے سامنے تھا وہ،،، وہ کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھ سکی تھی لیکن خوابوں میں ہمیشہ دیکھنے کی جستجو رکھی تھی۔اس کی آنکھوں میں سنہرا پن جھلکنے لگا۔

اس کے سامنے بے شمار جگنو جگمگا رہے تھے۔ ہر طرف روشنی ہی روشنی تھی۔ یہ کسی خواب کا حصہ لگ رہا تھا۔ اس نے آج سے پہلے یہ منظر کبھی نہیں دیکھا تھا۔ ہاں کہانیوں میں سنا تھا اور یہ بات ہمیشہ اسے فیسینیٹ کرتی تھی۔ اور وہ تصور کرتی تھی کہ وہ منظر کیسا ہو گا جو آج اس کے سامنے تھا۔ جو آج حقیقت تھی۔

علیزے کے لئے اتنا سب کچھ بہت غیر متوقع تھا اس کی آنکھوں میں ہلکے ہلکے آنسو آ گئے۔ انجان شخص جیبوں میں دونوں ہاتھ ڈالے قدم قدم چلتا اس کے مقابل آ کھڑا ہوا اور اس منظر کو دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں بھی ہلکا ہلکا سنہرا پن جھلملا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ بھی تھی۔ اطمینان بھری مسکراہٹ۔

www.novelsclubb.com

"جب سے آپ یہاں آئی ہیں میں نے آپ کو بہت تنگ کیا ہے بہت ستایا بھی ہے اور بہت رلایا بھی۔ لیکن میرا مقصد آپ کو ہرٹ کرنا بالکل بھی نہیں تھا۔اس سب کے لئے میں دل سے معذرت خواہ ہوں۔اور اس کی تلافی کرنے کے لیے یہ ایک چھوٹا سا تحفہ میری طرف سے۔"

علیزے نے آنسو صاف کیے بغیر اس کی طرف دیکھا۔انجان شخص نے اپنی نظروں کا زاویہ بدلا اور مڑ کے اس کی طرف دیکھا۔آنسوؤں کی وجہ سے علیزے اس کا مسکراتا چہرہ سہی سے نہیں دیکھ پا رہی تھی اور دیکھنے کی ضرورت بھی نہیں تھی۔وہ اسے اس دھند کے پار سے ہی دیکھنا چاہتی تھی کیونکہ یہ دھند جب چھٹ جائے گی تو سب ہٹ جائے گا۔وہ شخص بھی چلا جائے گا سب یہیں رہ جائے گا۔

"میں چاہتا ہوں کہ جب آپ یہاں سے جائیں تو اچھی یادیں لے کر جائیں۔"

اور سارا مسئلہ ہی ان یادوں کا تھا۔لوگ چلے جاتے ہیں لیکن یادیں چھوڑ جاتے ہیں۔ لوگ شاید ہماری زندگیوں میں یادیں بنانے ہی آتے ہیں اور یادیں بنا کے چلے جاتے ہیں۔ایسے جیسے کبھی آئے ہی نہیں تھے۔علیزے نہیں بتا سکتی تھی کہ اس کے لیے یہ یادیں کتنی خوبصورت تھیں۔وہ ان یادوں کو یادرکھنا چاہتی تھی۔وہ انھیں یاد کرنا چاہتی تھی۔لیکن وہ خود کو ان یادوں سے اتنا جوڑ لیتی ہے کہ جب سب کچھ بکھر جاتا ہے تو اس کے لیے اسے سمیٹنا مشکل ہو جاتا ہے۔جب یہ لوگ ساتھ چھوڑ جاتے ہیں تو یہی یادیں انسان کو اندر سے کھا جاتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

علیزے نے گہری سانس لی۔اپنے آنسوؤں کو اندر اتارا کیونکہ وہ ایک انجان انسان کے سامنے کمزور نہیں پڑنا چاہتی تھی۔

"تھینک یو مسٹر۔۔۔(ایک لمحے کیلیئے رکی)ایڈیٹ۔"

انجان شخص یک ٹک اسے دیکھتا رہا اور پھر ہنس پڑا۔علیزے بھی ہلکا سا مسکرائی۔

"ایک بار دوبارہ بولیں۔"

www.novelsclubb.com

"تھینک یو۔"

"نہیں جو اس کے بعد بولا۔"

مسٹر ایڈیٹ!!

وہ پھر سے ہنس پڑا۔

"کافی عرصے کے بعد مجھے کسی نے صحیح پہچانا۔"

علیزے مسکراتے ہوئے سیدھی ہو گئی اور دوبارہ سے ان چمکتے جگنوؤں کو دیکھنے لگی۔

"انسان ہمیشہ اپنے خوابوں کے پیچھے بھاگتا رہتا ہے تاکہ انھیں پورا کر سکے لیکن میرے خواب ایسے ہوتے ہی نہیں تھے کہ میں ان کے پیچھے بھاگوں۔" آخر میں وہ تلخاً ہنسی۔

"یعنی آپ اپنے خوابوں کو پورا کرنے کے لیے کوشش نہیں کرتیں۔"

"شاید نہیں۔"

"لیکن میرا یہ ماننا ہے کہ انسان کو اپنے خواب پورے کرنے چاہیے۔ کم از کم ایک کوشش ضرور کرنی چاہیے۔"

" صحیح کہا آپ نے۔ کوشش کرنی چاہیے لیکن ایک بار کیونکہ جو بار بار کی جاتی ہے وہ ضد بن جاتی ہے۔ اور پھر بھی جب وہ خواب یا خواہش پوری نہیں ہوتی تو انسان نا امید ہو جاتا ہے اور نا امیدی کفر ہے۔ میں خواب تو دیکھتی ہوں اور ان کے لیے ایک بار کوشش بھی کرتی ہوں لیکن اگر وہ پورے نہ ہوں تو ان کے پیچھے نہیں پڑ جاتی کہ ایک لاحاصل چیز کے پیچھے بھاگنا بے وقوفی ہے "

"اور اگر انسان ان خوابوں کا پیچھا چھوڑ دے تو کیا وہ خوش رہ پائے گا؟"

"خوابوں کی تکمیل انسان کی زندگی کی ضمانت نہیں ہوتے نہ ہی اس کی خوشیاں خوابوں کے پورا ہونے کی محتاج ہوتی ہیں۔ خواب دیکھنا ہمارے اختیار میں نہیں ہے لیکن ان خواہشات کو قابو میں رکھنا ہمارے اختیار میں ہوتا ہے۔" یہ کہتے ہوئے

اس کے چہرے پر ایک مسکراہٹ تھی۔ شاید ایک خواب پورا نہ ہونے کی مسکراہٹ تھی۔

اس نے علیزے کی طرف دیکھا جس کی نظر سامنے جگنوؤں کی طرف تھی۔ اس نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے لیکن پھر خاموش ہو گیا۔

"اب تو آپ کو ماننا پڑے گا۔"۔ علیزے نے فخر سے کندھے اچکائے۔

"کیا۔" اس نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

"یہی کہ میں کم عقل مند نہیں ہوں۔"

www.novelsclubb.com

علیزے نے اتنی سنجیدگی سے کہا تھا کہ چند لمحے اسے اس کی بات سمجھنے میں لگے۔ اور جب سمجھ گیا تو اپنی ہنسی پر قابو نہ پا سکا۔

"آپ نے میری بات کو اتنا سنجیدہ لے لیا تھا۔"

"میری دکھتی رگ کو چھیڑا تھا آپ نے۔ میں کیسے برداشت کرتی۔" وہ مصنوعی خفگی سے بولی۔ وہ پھر سے ہنس دیا۔ اس بار علیزے بھی ہنسی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن ایک اچھی بات کہہ لینے سے آپ عقل مند نہیں بن سکتیں۔" وہ اس کو فُل چڑھانے کے موڈ میں تھا۔

"ہاں ساری عقل تو آپ کے پاس ہے تو میرے پاس کیسے ہو گی۔" علیزے نے سینے پر بازو لپیٹ کر اسے جواب دیا۔وہ بھی اپنے دفاع کے موڈ میں تھی۔

"جب اللہ تعالیٰ عقل بانٹ رہے تھے تو آپ کو لائن میں سب سے آگے کھڑا ہونا چاہیئے تھا۔تاکہ آپ کو بھی پوری نہیں تو کچھ نہ کچھ مل جاتی۔"

وہ مسکراہٹ دبائے بولا۔علیزے چند سیکنڈز اسے گھورتی رہی اور پھر ایک دم ہنس دی۔وہ بھی مسکرا دیا۔

"ایک بات پوچھوں؟"

علیزے نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"کیا آپ نے کبھی یہ دیکھنے کی خواہش کی تھی؟"

"خواہش ایک چھوٹا سا لفظ ہے۔۔۔ میرا تو خواب تھا یہ منظر دیکھنا اور آج آپ نے یہ پورا کر دیا۔" وہ ہلکا سا ہنسی۔

"واہ اچھا لگا سن کے۔"

www.novelsclubb.com

"اور اس سب کے لیے بہت شکریہ۔"

"دل سے۔"

"بالکل۔۔دل سے۔" مسکراہٹ لبوں سے جدا نہیں ہو رہی تھی۔

اب جانے کا وقت تھا۔اور اسے جانا تو تھا ہی۔۔ سو اس نے بنا کچھ کہے اپنے قدم موڑے۔اگر اور تھوڑی دیر رکتی تو واپس جانا مشکل ہو جاتا۔وہ خاموشی سے مڑی۔

ایک قدم۔۔دو قدم۔۔تین قدم۔۔

www.novelsclubb.com

"رکیں۔"

اور علیزے کے قدم وہیں رک گئے۔ یہ ارادتاً نہیں تھا نہ ہی قدرتی تھا۔ لیکن شاید اسے لگا تھا کہ وہ اسے پکارے گا اور اسے رکنا پڑے گا۔ اور وہ رکنا ہی تو نہیں چاہتی تھی۔ نہ واپس مڑنا چاہتی تھی۔ کیونکہ مڑنے والے اکثر نمک کا مجسمہ بن جاتے ہیں۔ وہ چند لمحے ایسے ہی کھڑی رہی۔ وہ اس کے بولنے کی منتظر تھی۔

"کیا اب آپ مجھ سے دوستی کریں گی۔"

اس کے انداز میں بہت مان تھا، بہت امید تھی۔ علیزے کو وہ وقت یاد آگیا جب وہ اسے جنگل میں چھوڑ کر چلا گیا تھا۔ اور اسے اس بات کا احساس بھی نہیں تھا۔

علیزے کی یہ عادت نہیں تھی کہ ایک انسان کو اس بات کا احساس دلائے جس کا اسے خود ہی احساس نہ ہو۔

چند لمحے خاموشی میں گزرے۔ پھر علیزے نے ہمت بحال کی اور اس کی جانب مڑی۔

"آپ کے ساتھ اچھا وقت گزرا۔ مجھے یاد رہے گا۔ ٹیک کیئر۔"

وہ سوچ سوچ کے محتاط الفاظ کا چناؤ کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے شکست خوردگی سے چہرہ جھکا لیا۔

"کیا آپ وعدہ کرتی ہیں کہ اگر ہم دوبارہ ملیں گے تو آپ میری دوستی قبول کریں گی؟" لیکن وہ ہمت ہارنے والا نہیں تھا۔

(اُف پھر سے نہیں) اس دفعہ تو اس کے پاس جواب بھی نہیں تھا۔ کوئی نئی اور بے وقعت امید وہ دینا نہیں چاہتی تھی۔ وہ جانتی تھی کہ کسی کا انتظار انسان کو کتنا تڑپاتا ہے۔ اور انتظار بھی ایسا جس میں ہجر کے بعد کوئی امید بھی نہ ہو۔

"کیا ہم دوبارہ ملیں گے؟"

www.novelsclubb.com

"آپ کو کیوں لگتا ہے کہ ہم دوبارہ نہیں ملیں گے؟" وہ نرمی سے گویا ہوا۔

"اور آپ کو کیوں لگتا ہے کہ ہم دوبارہ ملیں گے؟" وہ بھی نرمی سے گویا ہوئی۔

"کیونکہ یہ دنیا گول ہے۔" اس نے مسکرا کر کہا۔ وہ بھی مسکرا دی۔

وہ کوئی امید نہیں دلانا چاہتی تھی کیونکہ وہ خود نہیں جانتی تھی کہ وہ دوبارہ اس انسان سے ملے گی بھی یا نہیں۔

"قسمت نے ملوایا تو ضرور۔" بلآخر اس نے سب قسمت کے حوالے کر دیا جیسے وہ ہمیشہ کرتی تھی۔ اس دفعہ وہ پلٹی مگر پیچھے سے کسی نے نہیں پکارا۔ اب پکارنے کے لیے کوئی وجہ بھی نہیں تھی۔ وہ جا چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

انجان شخص نے مسکرا کر آسمان کی طرف دیکھا جو ان کی بھور بن میں آخری ملاقات کا شاہد ٹھہرا تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

اختتام کی گھڑی

بھور بن میں ایک نئی صبح طلوع ہوئی تھی۔ موسم صاف شفاف اور ٹھنڈا تھا۔ نیلے آسمان پر جا بجا سفید بادل چھائے ہوئے تھے۔ درختوں پر پرندے چہچہا رہے تھے۔ ایسے میں علیزے سکندر اپنے کمرے کی بالکنی میں کھڑی کافی پی رہی تھی۔ سامنے میز پر ایک ایمپلیفائر پڑا تھا جس پر سورہ رحمن کی تلاوت چل رہی تھی۔ نیچے ورکرز

اپنے معمول کے کاموں میں مصروف تھے۔ایسے میں ایک شخص کے چال چلن کا علیزے بخوبی جائزہ لے رہی تھی۔وہ ہر ایک کے پاس جاتا،ان سے مصافحہ کرتا،ان سے کچھ بات کرتا سامنے والا ہنس دیتا اور اگر کوئی بزرگ ہوتا تو اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیتا جیسے سب سے دعائیں وصول کر رہا ہوں۔ایک بار اس کی نظر اوپر پڑی جہاں علیزے کھڑی تھی۔اسے دیکھ کر وہ مسکرایا اور ہاتھ ہلا دیا۔علیزے محض مسکرا دی۔

ابھی کچھ دیر کے بعد انہوں نے ناشتے کے لیے نکلنا تھا پھر سب نے جانے کے لیے تیار ہونا تھا۔تھوڑی دیر بعد وہ سب ریسٹورنٹ کے حال میں جمع تھے۔جہاں ہوٹل کا مینیجر بھی موجود تھا جب سب ناشتہ کر چکے تو مینیجر نے ایک تقریر کی پھر سب

تر بتر ہو گئے۔ صبح کے گیارہ بجے سب روانگی کے لیے تیار تھے سب لوگ بس کے پاس جمع ہو چکے تھے۔

علیزے نے متلاشی نظروں سے اس انجان شخص کو ڈھونڈنا چاہا لیکن وہ کہیں نظر نہ آیا۔ کچھ لوگ پہلے ہی بس میں سوار ہو چکے تھے۔ اب علیزے کو بھی جانا تھا۔ بھاری دل کے ساتھ اس نے بس پر قدم رکھا۔ جب اس کا ایک پاؤں بس اور ایک پاؤں زمین پر تھا تو اسے عجیب سا احساس ہوا۔ دل کی دھڑکن اچانک تیز ہوئی جیسے کوئی چیز اسے جانے سے روک رہی ہو لیکن جانا طے تھا۔ سارے خدشات کو جھٹک کر وہ سب میں سوار ہو گئی۔ (شاید ناول پڑھنے کا کچھ زیادہ ہی اثر ہو گیا ہے) جس جگہ پر وہ آتے ہوئے بیٹھی تھی اس پر کوئی نوجوان بیٹھا تھا اس نے اپنے چہرے پر کتاب رکھی

ہوئی تھی اور غالباً وہ سو رہا تھا۔علیزے نے اسے جگانا مناسب نہیں سمجھا اور ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گئی۔

جب سب بیٹھ گئے تو بس ڈرائیور نے سب سے پوچھا کہ کوئی رہ تو نہیں گیا علیزے کا دل کیا کہ وہ بولے "وہ۔۔ مسٹر ایڈیٹ نہیں آیا۔" لیکن خاموشی رہی۔بس چل پڑی۔وہ واپس اپنے گھر جارہی تھی۔اسے تو خوش ہونا چاہیے تھا لیکن وہ اداس تھی نہ جانے کیوں۔بیٹھے بیٹھے وہ اپنے ڈوپٹے کو اپنی انگلیوں پر لپیٹنے لگی کچھ کرنے کا دل نہیں چاہ رہا تھا۔کنکھیوں سے وہ دیکھ سکتی تھی کہ ساتھ بیٹھا شخص اب جاگ چکا ہے اور اس نے کتاب چہرے سے ہٹالی تھی۔

www.novelsclubb.com

نوجوان نے بیگ سے بسکٹ کا پیکٹ نکالا اور اس کے آگے بڑھایا۔علیزے نے بسکٹ کو دیکھا اور "no thanks" کہہ کر انکار کر دیا۔چہرہ ابھی تک نہیں دیکھا تھا۔

"آپ نے ناشتہ بھی سہی سے نہیں کیا تھا سفر لمبا ہے کچھ کھا لیں۔"

اس شخص کی آواز اس کے کانوں تک پہنچی۔یہ آواز... وہ اس آواز کو پہچانتی تھی۔ علیزے نے ایک جھٹکے سے چہرہ اس کی طرف موڑا۔وہی انجان شخص اس کے مقابل بیٹھا مسکرا رہا تھا۔نہ جانے کیوں اسے وہاں دیکھ کر علیزے کا دل مطمئن ہو گیا تھا۔اس کے ہونٹ خود بخود مسکراہٹ میں ڈھل گئے۔

"آپ.....آپ یہاں....مجھے لگا آپ بس سے نہیں جائیں گے۔"

"آپ کو ایسا کیوں لگا؟"

"کیونکہ آپ صبح سے کافی دیر سے نظر نہیں آئے ناشتے پر بھی نہیں تھے۔" ایک منٹ رک کر وہ بولی۔

"آپ کو کیسے پتا کہ میں نے ناشتہ نہیں کیا۔" نوجوان شخص ہلکا سا ہنسا۔

www.novelsclubb.com

"میں ناشتہ عموماً کم ہی کرتا ہوں اور بس وہاں سے گزر رہا تھا تو آپ کو دیکھ لیا آپ کی نظریں پلیٹ پر تھیں لیکن دھیان کہیں اور تھا۔ پھر میں کینٹین چلا گیا تھا کہ آپ

کے لیے کچھ لے لوں اور وہاں سے یہ (نیچے پڑے شاپر کی جانب اشارہ کیا) کچھ کھانے کے لئے رکھ لیا ساتھ تا کہ سفر میں کھا سکیں۔ ویسے بھی سفر پر جاتے ہوئے ناشتہ پہلے نہیں کرنا چاہیے طبیعت خراب ہو جاتی ہے۔"

اس شخص کا اطمینان اُف۔ اسے ایک دفعہ پھر اس مسٹر ایڈیٹ پر رشک آیا۔ اسے پہلے اس طرح کسی نے ٹریٹ نہیں کیا تھا اور ایک انجان شخص اس کا اتنا خیال رکھ رہا تھا۔ علیزے کو یہ سب بہت اچھا لگ رہا تھا۔ اس نے اپنی ایک غلطی کی تلافی کے لیے اب تک کیا کچھ نہیں کیا تھا۔ اس سے معافی مانگنے کے لیے کتنے جتن کیے۔ تب علیزے کے پاس اسے معاف کرنے کے لیے کوئی وجہ نہیں تھی اور اب اس کے پاس اس کا شکریہ ادا کرنے کے لیے الفاظ نہیں تھے۔

www.novelsclubb.com

"ایک دفعہ پھر سے شکریہ۔"

پھر اس نے بسکٹ کا پیکٹ پکڑ لیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ بولی۔

"صبح آپ کیا کر رہے تھے۔ میں نے دیکھا تھا آپ سب کے پاس جا کر دعائیں لے رہے تھے شاید۔"

"اوہ آپ مجھ پر نظر رکھ رہی تھیں۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں اوپر کھڑی تھی تو آپ نظر آئے۔"

"میں مذاق کر رہا تھا۔ سیریس مت ہوں۔ اور آج ہم جا رہے تھے واپس تو بس سب سے دعائیں لے رہا تھا۔ان کا حال چال پوچھ رہا تھا کچھ خاص نہیں۔"

یونہی ہلکی پھلکی باتوں کے ساتھ سفر جاری رہا۔ وقفے وقفے سے وہ علیزے کو کچھ نہ کچھ کھانے کے لیے دیتا رہا۔ ساتھ اس نے بس میں بھی رونق لگا دی تھی۔ وہ ایسا ہی تھا جہاں بھی ہوتا تھا رونق لگا دیا کرتا تھا۔

تقریباً ایک گھنٹے کے بعد بس کسی مقامی جگہ پر رکی تا کہ سب تھوڑا سستا لیں۔ چند لوگ باہر نکل گئے اور کچھ اندر ہی بیٹھے رہے۔ انجان شخص نے علیزے کو باہر چلنے کے لیے کہا۔ اس کا دل نہیں تھا لیکن اس کے اسرار کرنے پر وہ چلی گئی۔ جاتے

جاتے اس نے معظم سے بھی پوچھ لیا لیکن وہ اپنے لیپ ٹاپ میں غرق تھا۔ اور کانوں میں ہیڈ فونز لگائے تھے۔

خیر وہ دونوں آگے پیچھے نیچے اترے۔ علیزے کے پاس کچھ نہیں تھا سوائے ایک موبائل فون کے جبکہ اس نے اپنے کندھوں پر ایک سفری بیگ پہن رکھا تھا۔
چلتے چلتے اس نے یونہی سرسری سا پوچھا۔

"آپ کوئی ہینڈ کیری ساتھ لے کر نہیں آئیں؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں۔" اس نے سادگی سے شانے اچکا دیے۔

اس نے افسوس سے اپنا سر نفی میں ہلایا اور آس پاس دیکھا۔ سامنے اسے ایک شاپ نظر آئی۔

"مل گئی۔"

"کیا؟"

"آپ میرے ساتھ آئیں۔"

www.novelsclubb.com

وہ کچھ بولنے لگی تھی کہ وہ آگے چل پڑا سو علیزے بھی ساتھ ہی چل دی۔ دونوں ایک شاپ پر آئے جو عموماً مسافروں کے لیے ہوتی ہے جہاں سے سفر کے دوران

استعمال ہونے والی اشیاء خرید سکتے ہیں۔ ساتھ ہی کھانے پینے کا بھی سامان تھا۔ وہ انجان شخص سفری بیگز والے حصے کی طرف گیا اور چند بیگز نکال کر دیکھنے لگا۔ ایک بیگ نکال کر دیکھا پر ہونہہ کہہ کر واپس رکھ دیتا۔ دوسرا پکڑتا پھر اسے کچھ دیر دیکھ کر رکھ دیتا ہے اسی طرح وہ سات آٹھ بیگز دیکھ چکا تو ایک کونے پر رکھے ہوئے بیگ پر نظر پڑی وہ سیاہ رنگ کا لیدر بیگ تھا۔ جو کندھوں پر پہنتے ہیں اس کی اسٹرپس سنہرے رنگ کی تھیں۔ اس کو دیکھ کر اس کی آنکھیں چمکیں اور اسے پکڑ لیا۔

"یہ کیسا ہے۔؟"

www.novelsclubb.com

اس نے مسکرا کر اسے دیکھا جو خفگی سے سینے پر بازو باندھے اسے دیکھ رہی تھی۔

اس نے نا سمجھی سے کندھے اچکائے۔

"آپ پچھلے دس منٹ سے ان بیگز کو دیکھ رہے ہیں آپ کے پاس ایک بیگ ہے تو دوسرا کیوں لے رہے ہیں؟"

"اوہ !" اسے اب علیزے کے اس ردِ عمل کی سمجھ آئی تھی۔ وہ اتنی محویت اور سنجیدگی سے اچھا بیگ ڈھونڈنے میں مگن تھا۔ کہ علیزے کی موجودگی کا احساس ہی نہیں ہوا۔

www.novelsclubb.com

"سوری مجھے دھیان نہیں رہا۔ اچھا یہ بتائیں یہ بیگ کیسا ہے۔"

اس نے مسکراتے ہوئے دوبارہ پوچھا۔

"اچھا ہے۔"

علیزے نے بغیر دلچسپی کے جواب دیا۔اس پر اس کا چہرہ اتر گیا۔

"بس اچھا ہے؟ میں نے اتنا ٹائم لگا کر آپ کے لیے بیگ ڈھونڈا اور آپ کہہ رہی ہیں اچھا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"تو میں نے کب کہا تھا کہ.... الفاظ ٹوٹ گئے۔اسے لگا اس نے کچھ غلط سنا ہے۔

"ایک منٹ -میرے لیے۔۔؟ یہ بیگ میرے لیا ہے۔؟"

لڑکے نے گہری سانس لے کر کہا۔

"ہاں جی یہ آپ کے لیے ہی دیکھ رہا تھا۔"

"لیکن میرے لیے کیوں؟"

"آف آپ سوال بہت کرتی ہیں۔اب پلیز تھوڑی دیر خاموش رہیں اور مجھے اپنا کام کرنے دیں پھر بتاتا ہوں کیوں۔"

علیزے کچھ بولنے لگی لیکن اس نے ہاتھ سے چپ رہنے کا اشارہ کیا تو علیزے خاموش ہوگئی۔

وہ آس پاس پھرتا گیا اور کچھ اشیاء بیگ میں ڈالتا گیا۔علیزے خاموشی سے یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی آخر کار وہ سب ضرورت کا سامان بیگ میں ڈال کر علیزے کے پاس آیا اور بیگ اسے تھما دیا۔

"یہ لیں آپ کا سفری بیگ تیار ہے۔اب جب بھی کہیں کا سفر کرنا ہوگا تو آپ اس بیگ کو ساتھ رکھیں گی کیونکہ جب ہم سفر کرتے ہیں تو چند بنیادی چیزیں ہمارے پاس ہونی چاہیے کہ جانے کب کس چیز کی ضرورت پڑ جائے۔یہ بیگ اب باقی کے راستے میں آپ نے پہن کر رکھنا ہے اور استعمال کرنا ہے واپس بس میں جا کر رکھ مت دینا۔"

علیزے یک ٹک اسے دیکھتی رہی، دیکھتی رہی یہاں تک کہ اسے اندیشہ گزرا کہ شاید اسے برا لگ گیا ہے اس نے آہستہ سے شرمندہ سا ہو کر بیگ وہیں ایک طرف رکھ دیا اور علیزے کے برابر سے گزر کر آگے بڑھ گیا۔ وہ باہر جا کر کھڑا ہو گیا اور آس پاس خالی نظروں سے دیکھتا رہا۔ کچھ دیر کے بعد علیزے باہر نکلی۔

"سوری۔۔میں۔۔۔"

"نہیں آپ کو سوری کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ آپ کی زندگی ہے آپ کی مرضی۔ میں تو بس۔۔۔"

وہ بغیر دیکھے اس کے ساتھ چل رہا جب دفعتاً اس کی نظر علیزے کے کندھوں پر پڑے بیگ کی طرف گئی وہ وہی بیگ تھا جو وہ اس کے لیے وہاں چھوڑ کر آیا تھا۔ وہ حیرت سے اسے دیکھتا رہا۔

"یہ بیگ کیسا لگ رہا ہے؟ وہاں کوئی چھوڑ آیا تھا۔ مجھے اچھا لگا تو میں لے آئی۔"

علیزے نے مسکرا کر کہا۔ وہ حیرت سے مسکرا بھی نہ سکا۔ بس خاموشی سے آگے بڑھ گیا۔ علیزے سست روی سے اس کے پیچھے چلتی رہی۔ جب سے وہ اس ٹرپ پر آئی تھی اس نے بہت روڈلی برتاؤ کیا تھا جبکہ اس کے برعکس یہ نوجوان بہت نرم مزاج رہا تھا۔ ابھی تک کوئی ایسی بات یا کام نہیں کیا تھا کہ اسے برا لگتا۔ سو اب

علیزے نے بھی سوچ لیا تھا کہ جتنا وقت اور یہاں ہے اس کے ساتھ اچھے سے برتاؤ کرے گی اور خود بھی جی بھر کے انجوئے کرے گی۔

"ویسے سفر کے دوران کیا کچھ چاہیے، کس چیز کی ضرورت کب پڑ سکتی ہے۔ آپ کو اتنے اچھے سے کیسے پتہ ہے؟"

تھوڑی دیر بعد وہ کنکھاری۔

"میں ٹریول بہت کرتا ہوں اسی لیے اپنے پاس ہر وقت ضرورت کی چیزیں رکھتا ہوں۔"

"تھینک یو، اس کے لیے (بیگ کی طرف اشارہ کیا)

"یو آر ویلکم۔"

اس دوران بس والے نے ہارن دیا اور سب کو واپس آنے کا اشارہ دیا۔ دونوں بس کی طرف چلے گئے باقی مسافر بھی بس کی طرف جا رہے تھے۔ دو منٹ کے بعد بس چل پڑی۔

جب بس سڑک پر آئی تو یونی کے پرنسل کھڑے ہوئے۔ سب کو لگا کہ شاید وہ کوئی تقریر کریں گے لیکن ان کے منہ سے ادا ہونے والے الفاظ کچھ اور ہی تھے۔

"ہماری یونی کی طرف سے یہ بھوربن کا پہلا ٹرپ تھا اور جو کہ اللہ کے فضل سے بہت اچھا گزرا۔ آپ سب کے تعاون کا شکریہ۔ آپ نے بہت اچھے سے یہ تین دن یہاں گزارے۔ ہم تین دن سے زیادہ stay نہیں کر سکتے تھے سو آپ کے لیے ہم نے ایک اور سرپرائز رکھا ہوا تھا۔"

سرپرائز کے لفظ پر سب نے ایک دوسرے کو دیکھا اور نا سمجھی سے کندھے اچکائے۔

"جی ہاں ایک اور سرپرائز ہم ابھی مری مال روڈ کی طرف جا رہے ہیں۔ آپ لوگ وہاں کچھ وقت گزار سکتے ہیں۔ ابھی بارہ بج رہے ہیں ہم تقریباً ظہر کے وقت تک

مال روڈ پہنچ جائیں گے۔ آپ لوگ وہاں گھوم پھر لیں پھر شام کو ہم واپس چلیں گے۔"

آخر پر وہ مسکرائے۔ بس میں خوشی اور مسرت کی دھن بجنے لگی۔ علیزے بھی بہت خوش تھی اور مسٹر ایڈیٹ تو نہ جانے کیوں کچھ زیادہ ہی خوش نظر آ رہا تھا۔

علیزے بہت خوش تھی کہ وہ پہلی بار اکیلی مری گھومے گی۔ ایک دفعہ پہلے وہ گئی تھی لیکن تب وہ بہت چھوٹی تھی۔ اب کی بار وہ بہت خوش تھی۔ ایک اور سفر کی روداد شروع ہونے والی تھی۔ لیکن ہم آپ کو اس کہانی کی روداد ابھی نہیں سنائیں گے کہ کچھ چیزوں کا مزہ وقت کے ساتھ ساتھ ہی آتا ہے۔

مری سے ہو کر وہ واپس اپنی منزل پر نکل پڑے۔ شام کے پانچ بج رہے تھے۔ تقریباً سبھی تھک چکے تھے ۔ سورج بھی ڈھلنے کے قریب تھا۔ اس بار کی دفعہ علیزے کا بیگ اور بھی بھر گیا تھا۔ وہ بہت خوش نظر آ رہی تھی۔

جب وہ اسلام آباد کی حدود میں داخل ہوئے تو علیزے کو احساس ہوا کہ اب واپس جانے کا وقت آ گیا ہے۔ وہ بہت خوش تھی ابھی کچھ دیر پہلے۔ اسے تو بھول ہی گیا تھا کہ اسے واپس بھی جانا ہے۔ دل نا جانے کیوں بوجھل سا ہو گیا تھا۔ انجان شخص نے اسے یوں دیکھا تو پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"عموماً لوگ گھر جاتے ہوئے خوش ہوتے ہیں لیکن آپ اداس ہو گئی ہیں۔"

"نہیں ایسا تو کچھ نہیں ہے۔" وہ پھیکا سا مسکرائی۔

جب ہم واپس لوٹتے ہیں تو خوشی خوشی لوٹنا چاہیے کیونکہ ہمارے انتظار میں کچھ لوگ ہوتے ہیں جو ہمارے آنے سے خوش ہو جاتے ہیں۔ اسی لیے ان کے لیے خوش ہونا چاہیے۔" اس کی بات پر وہ کھلے دل سے مسکرائی۔

اس کی منزل آگئی تھی۔ اب علیزے کو یہیں اترنا تھا۔ سب کچھ یہیں چھوڑ کر واپس جانا تھا۔ بس اس کی کالونی کے باہر روک دی گئی۔ معظم بھی بس سے اتر گیا۔ اب علیزے کی باری تھی۔

www.novelsclubb.com

"اپنا خیال رکھیے گا۔ زندگی رہی تو دوبارہ ملیں گے۔"

"ایسے اتفاق کم ہی ہوتے ہیں۔"

اس سے زیادہ اس سے کچھ بولا نہ گیا اور وہ اتر گئی۔

اترتے وقت اسے لگا جیسے وہ بہت سارا کچھ چھوڑ کر جا رہی ہے۔بس سے اتر کر اس نے تھوڑا دور جا کر نا جانے کیوں مڑ کے دیکھا۔یہ عادتاً نہیں تھا لیکن فطرتاً تھا۔وہ انجان شخص اسے دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔اس نے ہاتھ ہلا کہ خدا حافظ کہا تو علیزے مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

اور بس پھر سے چل پڑی۔ وہ وہیں کھڑی رہ گئی۔ زندگی کی کتاب کا ایک اور باب اختتام پذیر ہو گیا تھا۔ ایسا علیزے کو لگتا تھا۔

جب بس واپس سڑک پر آئی تو اس انجان شخص نے والٹ کھولا، اس میں رکھی ایک تصویر نکالی اور اس تصویر کو دیکھ کر مسکرا آیا۔ وہ ایک لڑکی کی تصویر تھی، بالوں کو فرنچ چوٹی میں باندھا تھا۔ آنکھوں پر چشمے لگائے تھے۔ دیکھنے میں وہ تصویر بہت سال پرانی لگتی تھی۔ تصویر والی لڑکی مسکرا رہی تھی۔ نین نقش بہت خوبصورت تھے۔ اس نے تصویر کو ہاتھ میں پکڑا، کچھ دیر دیکھتا رہا پھر بولا

"کسی نے کہا تھا کہ ایک ہی منزل کے راہی ایک نہ ایک دن ضرور ملتے ہیں۔"

اس نے پھر چہرہ کھڑکی کی طرف کیا اور اس راستے کو دیکھا جہاں سے وہ گئی تھی۔

"تمہیں کس نے کہا کہ انتظار کبھی ختم نہیں ہوتا علیزے رئیس سکندر؟"

"آخر کار دس سالوں بعد احمر خان زادا کا انتظار ختم ہوا۔

الحمدللہ

www.novelsclubb.com